THU.26.June.2025
VOLUME:20 NO:155
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 :قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑاور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 26/جون 2025
جلد:20 شمارہ: 155
29/ذی الحجہ 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

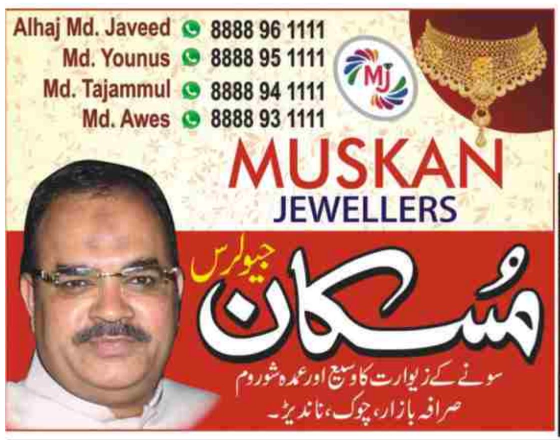

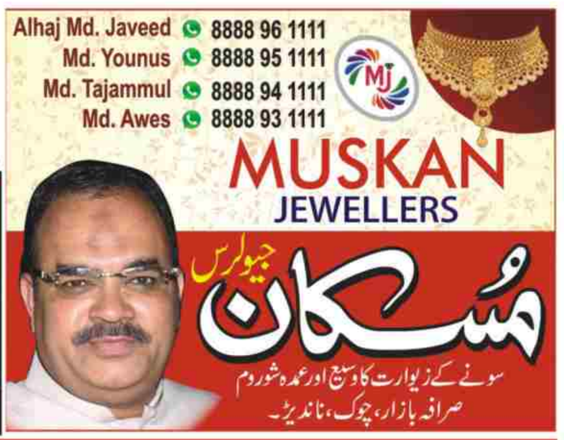

کسی بھی حملے کیلئے تیار ہیں، جوہری پروگرام آگے بڑھے گا: ایرانی پارلیمان

تہران: (ایجنسیز) ایرانی پارلیمان کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک کسی بھی حملے کا جواب دینے کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ تیار ہے۔ مہر نیوز ایجنسی کے مطابق قالیباف نے آج بدھ کے روز کہا کہ ایرانی جوہری پروگرام پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے ہے جب امریکی صدر اور ان کے قریبی حلقے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ان حملوں نے ایران کے جوہری پروگرام کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ یہ حملے ضروری تھے تا کہ ایران کو جوہری ہتھیار تیار کرنے سے روکا جا سکے، اور مزید یہ کہ اہم جوہری مقامات "مکمل طور پر اور پوری طرح ختم کر دیے گئے ہیں۔" اسی طرح امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے ہفتے کے روز کیے گئے ان حملوں کے مؤثر ہونے پر ایک بار پھر زور دیا۔ انھوں نے بدھ کے روز "پولیٹیکو" اخبار کو دیے گئے انٹرویو میں کہا کہ ایرانی جوہری پروگرام کے مختلف بنیادی ستونوں کو بڑا اور جوہری نقصان پہنچا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ تہران اب جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی صلاحیت سے پہلے سے کہیں زیادہ دور ہو چکا ہے، اس وقت کی نسبت جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تین جوہری تنصیبات (فردو، نطنز، اصفہان) کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن ایک انٹیلی جنس جائزے کے مطابق، جو امریکی وزارت دفاع کی مرکزی انٹیلی جنس ایجنسی ڈیفنس انٹیلی جنس ایجنسی" نے تیار کیا اور جسے منگل کے روز امریکی میڈیا میں شائع کیا گیا، ان حملوں نے فردو، نطنز اور اصفہان کی جوہری تنصیبات کو بڑے پیمانے پر تباہ نہیں کیا، بلکہ صرف ایرانی جوہری پروگرام کو چند ماہ کے لیے مؤخر کیا ہے۔ واضح رہے کہ 13 جون سے اب تک اسرائیل نے درجنوں اعلیٰ فوجی کمانڈروں کو ہلاک کیا۔ ان میں ایرانی فوج کے سربراہ محمد حسین باقری، پاسداران انقلاب کے کمانڈر حسین سلامی، اور خاتم الانبیاءؑ" ہیڈکوارٹر کے کمانڈر علی شادمانی شامل ہیں۔ شادمانی کو چند دن پہلے ہی اس عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایران اور اسرائیل کے درمیان 12 روز تک ایک غیر معمولی جنگ جاری رہی اور پھر منگل کے روز جنگ بندی کے معاہدے کا اعلان کیا گیا۔

اسرائیل کو ہتھیاروں اور گولہ بارود کی کمی کا سامنا

تل ابیب: اسرائیلی فوج ایران کے ساتھ 12 روزہ شدید جنگ کے بعد اب بھی مکمل طور پر چوکس ہے۔ اس دوران اکتوبر 2023 سے غزہ کی پٹی میں بھڑکی جنگ اور گزشتہ موسم گرما میں حزب اللہ کے خلاف لبنان میں بھڑکنے والی لڑائی بھی جاری ہے۔ اس ایسے میں رپورٹیں آ رہی ہیں کہ اسرائیلی فوج کو ہتھیاروں کی قلت کا سامنا ہے۔ امریکی ذرائع کے مطابق، اسرائیلی فوج کو بعض اہم اسلحے کی قلت درپیش ہے۔ یہ بات امریکی نشریاتی ادارے "این بی سی" نے بدھ کے روز دو اعلیٰ امریکی عہدے داروں کے حوالے سے بتائی۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ اسرائیل، جو اپنے زیادہ تر جدید اور طاقت ور ہتھیار امریکا سے درآمد کرتا ہے، اس وقت خاص طور پر گولہ بارود کی شدید کمی کا شکار ہے۔ یہ انکشاف ایسے وقت پر سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے درمیان تناؤ پیدا ہوا، اس کی وجہ یہ ہے کہ منگل کی صبح شروع ہونے والی جنگ بندی میں دونوں متحارب فریقوں کی جانب سے خلاف ورزی ہوئی۔ صدر ٹرمپ نے قطر کی ثالثی سے اچانک اعلان کردہ اس جنگ بندی کی خلاف ورزی پر ایران اور اسرائیل دونوں پر ناراضی کا اظہار کیا۔ یہ صورت حال ایک ایسے وقت میں ابھری ہے جب امریکی بحریہ کے قائم مقام آپریشنز چیف، جیمز کلبی، نے منگل کے روز سینیٹ میں بیان دیا کہ امریکی بحریہ کے پاس اسرائیل کے دفاع کے لیے مطلوبہ میزائلوں کی تعداد موجود ہے، لیکن انھوں نے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا کہ ان میزائلوں کا استعمال "تشویش ناک رفتار سے ہو رہا ہے"۔

غزہ: اسرائیلی فوج نے 25 مزید فلسطینی قتل کر دیے،

6 مقتولین خوراک لینے والوں کی قطار میں تھے

غزہ: (ایجنسیز) غزہ کے شہری دفاع کے ادارے نے بدھ کے روز اسرائیلی فوج کے ہاتھوں قتل ہونے والے مزید 20 فلسطینیوں کے بارے میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ اسرائیلی فوج کے اس حملے میں قتل ہونے والے 20 میں 6 وہ فلسطینی بھی شامل تھے جو زیر محاصرہ غزہ میں امدادی ادارے سے خوراک لینے کے لیے قطار میں کھڑے تھے۔ امدادی تنظیم کے مرکز کے نزدیک خوراک کے حصول کے لیے آنے والے فلسطینیوں کے قتل کا یہ تازہ ترین واقعہ ہے اور یہ اس وقت پیش آیا ہے جب اقوام متحدہ نے جنگ زدہ غزہ میں اسرائیل کی طرف سے خوراک کی تقسیم کو ایک جنگی حکمت عملی کے طور پر اختیار کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل خوراک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ یاد رہے غزہ میں خوراک لینے والوں کے قتل کے یہ واقعات امریکہ و اسرائیل کے حمایت یافتہ امدادی ادارے غزہ فاؤنڈیشن※ کے مرکز کے قریب ہو رہے ہیں۔ جب سے غزہ فاؤنڈیشن※ غزہ میں قحط کے قریب پہنچے فلسطینیوں میں خوراک تقسیم کر رہی ہے یہ خوراک فلسطینیوں کے لیے بہت مہلک اور جان لیوا ثابت ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ نے شروع سے ہی غزہ فاؤنڈیشن※ اور امریکہ و اسرائیل کے اس تقسیم خوراک کے منصوبے کو متنازعہ قرار دیا ہے۔ شہری دفاع کے ترجمان محمود باسل کا کہنا ہے کہ 6 افراد کے قتل کے علاوہ خوراک لینے والوں کے ہجوم میں کھڑے مزید 30 فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ اس طرح کے واقعات اب غزہ میں عام ہو چکے ہیں اور اسرائیلی فوج خوراک کے لیے جمع ہونے والے ہجوم پر کسی بھی وقت شبہ ظاہر کر کے فائرنگ شروع کر دیتی ہے۔ فلسطینیوں کے قتل کا یہ تازہ واقعہ وسطی غزہ میں پیش آیا ہے۔ خیال رہے امدادی تنظیم کے مرکز کے باہر بھوک زدہ فلسطینی رات کے وقت ہی جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں تا کہ خوراک لینے میں کامیاب ہو سکیں اور ان کی باری آنے تک خوراک ختم نہ ہو جائے۔ تاہم اکثر انہیں خوراک کی جگہ موت دے دی جاتی ہے۔ محمود باسل نے اس واقعے کے بارے میں بتایا کہ یہ خونی واقعہ ٹینک سے کی گئی گولہ باری کے نتیجے میں پیش آیا۔ جس کا درجنوں افراد نشانہ بنے۔ 6 جاں بحق ہوئے اور 30 زخمی ہوئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے اے ایف پی※ نے اسرائیلی فوج سے اس واقعے کے بارے میں رابطہ کیا تو اسرائیلی فوج نے کہا کہ ہم اس واقعے سے متعلق خبروں کو دیکھ رہے ہیں۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے قائم اقوام متحدہ کے ادارے انروا※ نے امریکہ و اسرائیل کی قائم کردہ غزہ فاؤنڈیشن※ اور اس کی خوراک تقسیم کرنے کے منصوبے کو گھناؤنا قرار دیا جو فلسطینیوں میں خوراک کے نام پر موت بانٹ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے غزہ میں ہونے والے ان واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم خوراک کو ہتھیار بنانے کی مذمت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بظاہر ماہ مئی میں ناکہ بندی کو نرم کیا ہے لیکن امدادی اداروں اور آزاد تنظیموں کی طرف سے خوراک و امداد کی تقسیم پر اب بھی پابندی ہے۔ مئی کے اواخر سے اب تک خوراک کے حصول میں کوشاں تقریباً 500 فلسطینیوں کو اسرائیلی فوج قتل تک چکی ہے۔ منگل کے روز بھی غزہ کے شہری دفاع کے ادارے نے رپورٹ کیا تھا کہ خوراک اور امداد کے منتظر 46 فلسطینیوں کو اسرائیلی فوج نے ہلاک کیا ہے۔ تاہم غزہ فاؤنڈیشن※ نامی تنظیم اپنے مراکز کے نزدیک ہونے والے ان خونی واقعات کی ذمہ داری لینے سے انکاری ہے۔ ترجمان شہری دفاع نے علاوہ ازیں بدھ کے روز وسطی و شمالی غزہ پر کیے گئے اسرائیلی حملوں میں 14 فلسطینیوں کے قتل ہونے کی تصدیق کی ہے۔ محمود باسل کے مطابق نصیرات پناہ گزین کیمپ میں صبح سویرے اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں ایک بچے سمیت 6 افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ دیر البلاح اور غزہ شہر کے مشرق میں دو الگ الگ واقعات میں مکانات کو تباہ کیا گیا۔ غزہ میں اسرائیلی فوج کی طرف سے میڈیا پر مسلسل پابندیاں چلی آ رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے اے ایف پی※ کے نمائندہ کو بھی آزادانہ متاثرہ جگہ پر پہنچنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔ اب تک غزہ میں اسرائیلی فوج مجموعی طور 56077 فلسطینیوں کو قتل کر چکی ہے۔

تہران میں زندگی اب معمول کی جانب لوٹ رہی ہے'

تہران: بی بی سی کی چیف بین الاقوامی نامہ نگار لیز ڈوسیٹ کے مطابق اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے بعد تہران میں زندگی معمول کی جانب لوٹ رہی ہے۔ لیز ڈوسیٹ نے بی بی سی کے لیے ایران کے دارالحکومت تہران سے رپورٹ کرتے ہوئے بتایا کہ ایران میں کچھ دن کے وقفے کے بعد انٹرنیٹ بھی بحال ہو رہا ہے اور اس شہر میں جہاں سے متعدد لوگ محفوظ مقامات کی جانب منتقل ہو گئے تھے اب وہ اپنے واپسی کے لیے بس اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ کیا واقعی یہ جنگ بندی قائم رہے گی یا نہیں۔ انھوں نے مزید بتایا کہ تہران میں اب بھی متعدد سرکاری اور نجی دفاتر کے علاوہ تجارتی مراکز میں سے بھی 50 فیصد اب بھی بند ہیں۔ لیز ڈوسیٹ کا کہنا تھا کہ انٹرنیٹ کے بحال ہوتے ہیں جہاں سوشل میڈیا پر لوگ جنگ بندی پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں تو وہیں کچھ لوگ حکومتی اقدامات پر تنقید بھی کر رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ بہت سے لوگ اب بھی اس جنگ بندی پر خدشات کا اظہار کر رہے ہیں کہ آخر یہ کب تک موثر رہے گی۔ لیز ڈوسیٹ کو ایران میں رپورٹنگ کی اجازت اس شرط پر دی جا رہی ہے کہ ان کی کوئی بھی رپورٹ بی بی سی کی فارسی سروس پر شائع نہیں ہو گی۔ ایرانی حکام کے اس اصول کا اطلاق ایران میں کام کرنے والی تمام بین الاقوامی میڈیا یا ایجنسیوں پر ہوتا ہے۔

ہماری جوہری تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے: ترجمان ایرانی وزارت خارجہ

تہران: ایران کا کہنا ہے کہ حالیہ اسرائیلی اور امریکی حملوں سے اس کی جوہری تنصیبات کو 'شدید نقصان' پہنچا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل باغائی نے امریکی اور اسرائیلی حملوں کے بعد ایران کی جوہری تنصیبات کی حالت کے بارے میں الجزیرہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا 'جی ہاں، ہماری جوہری تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے کیونکہ (ان تنصیبات) کو بار بار حملوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔' ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ وہ نقصان کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کر سکتے ہیں' کیونکہ یہ ایک تکنیکی مسئلہ ہے' اور اس بات پر زور دیا کہ ایران کی جوہری توانائی کی تنظیم اور دیگر متعلقہ ادارے اس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ پینٹا گون کی ایک لیک ہونے والی دستاویز کے مطابق ایران کی جوہری تنصیبات پر حالیہ امریکی حملوں نے انھیں تباہ نہیں کیا اور صرف نقصان پہنچایا جس کی وجہ سے پروگرام سست ہوا۔ لیکن امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کئی بار اس رپورٹ کی درستگی پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے کہا ہے 'اگر آپ اس سے پہلے اور بعد کی تصاویر دیکھیں تو وہاں موجود ہر چیز سیاہ اور جلی ہوئی ہے، مجھے یقین ہے کہ یہ مکمل تباہی تھی۔' اس سے قبل یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ کایا کالس نے ایران کی جوہری تنصیبات پر امریکی حملے کی کامیابی پر شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ نقصان کی حد ابھی واضح نہیں ہے۔ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی نے کہا ہے کہ ان کی 'اولین ترجیح' ایران کی جوہری تنصیبات پر معائنہ کاروں کی واپسی ہے تا کہ دیگر چیزوں کے علاوہ، امریکی اور اسرائیلی فوجی حملوں کے اثرات کا جائزہ لیا جا سکے۔

'مودی حکومت نے الیکشن کمیشن کو کٹھ پتلی بنا دیا'

کانگریس صدر کھڑگے کا سنگین الزام

نئی دہلی: کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے آج پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کر مودی حکومت کو کئی محاذ پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے مودی حکومت پر الیکشن کمیشن کو 'کٹھ پتلی' بنانے اور عدلیہ پر دباؤ بنائے جانے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "عدلیہ پر دباؤ بنایا جا رہا ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی)، سی بی آئی، انکم ٹیکس اور دیگر اداروں کو 11 سالوں سے اپوزیشن کا منھ بند کرنے کے کام پر لگایا ہوا ہے۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "2024 سے پہلے اراکین پارلیمنٹ کو معطل کر منمانے قانون بنائے گئے۔ پارلیمنٹ کی کارروائی سے یہ حکومت لگاتار بچنے کے لیے کم از کم میٹنگیں کر رہی ہے۔" الیکشن کمیشن سے متعلق کھڑگے کا کہنا ہے کہ "مودی حکومت نے الیکشن کمیشن کو اپنی کٹھ پتلی بنا دیا ہے۔ اس کی ساکھ اور معتبریت چوپٹ ہو چکی ہے۔ وہ کسی بھی الیکشن کا پروگرام مودی جی کی پارٹی کی سہولت کو دیکھتے ہوئے طے کرتا ہے۔ وہ اپوزیشن کے سوالوں کا جواب بھی نہیں دیتا۔" مثال پیش کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "راہل گاندھی (مہاراشٹر معاملے پر) اعداد و شمار کے ساتھ اپنی بات کہہ رہے ہیں، لیکن الیکشن کمیشن ماننے کو تیار نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن ایک کٹھ پتلی بن گئی ہے، جسے بی جے پی نے پکڑ رکھا ہے۔" کانگریس صدر کا کہنا ہے کہ "مہاراشٹر میں لوک سبھا انتخاب کے دوران ہم نے سیٹیں جیتیں، لیکن 5 ماہ بعد ہی اسمبلی انتخاب میں نمبر بدل گئے۔ 5 سال میں جب ووٹر لسٹ بدلتا ہے تو 3-2 فیصد کا اضافہ ہوتا ہے، لیکن یہاں 5 ماہ میں ہی 8 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "میں نے کئی انتخاب لڑے اور لوگوں کو لڑوائے، لیکن ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ہم لگاتار اس معاملے کو اٹھا رہے ہیں، لیکن الیکشن کمیشن کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں ہے، کیونکہ سبھی جگہ حکومت کا کنٹرول ہے۔ ہر جگہ آر ایس ایس کے لوگوں کو بیٹھا رکھا ہے، اور وہاں دوسروں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔" کھڑگے نے مودی حکومت پر ملک کے وفاقی ڈھانچہ کو کمزور کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "مودی حکومت نے ملک کے وفاقی ڈھانچہ کو لگاتار کمزور کیا ہے۔ وزیر اعظم اپوزیشن کے وزرائے اعلیٰ کو بلا کر بات نہیں کرتے، جی ایس ٹی کا بقایہ وقت پر نہیں ملتا، بجٹ کا پورا پیسہ نہیں دیا جاتا۔ جمہوریت کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔

راجہ رگھوونشی قتل معاملہ میں پولیس کو ملی بڑی کامیابی،

نالے سے سونم کا لیپ ٹاپ اور پستول برآمد

اندور: (ایجنسیز) راجہ رگھوونشی قتل معاملہ میں پولیس کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ پولیس کو 25 جون کی صبح اندور میں نالے سے ملزمہ سونم رگھوونشی کا لیپ ٹاپ ملا ہے۔ گزشتہ 2 دنوں سے پولیس اور کرائم برانچ کی ٹیم سونم رگھوونشی کا لیپ ٹاپ تلاش کر رہی تھی۔ ساتھ ہی اولڈ پلاسیا کے پاس نالے میں تلاشی کے دوران پولیس کو ایک پستول بھی ملا۔ یہ وہی پستول ہے جس کو ملزمان نے راجہ رگھوونشی کو مارنے کے لیے خریدا تھا۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع خبر کے مطابق اندور میں آج صبح سے ایک نالے میں لیپ ٹاپ کی تلاش کی جا رہی تھی۔ یہاں ملزم شلوم کی مدد سے پولیس نے اس لیپ ٹاپ کو نالے سے نکالا۔ شلوم نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ وہی لیپ ٹاپ ہے جسے اس نے نالے میں پھینکا تھا۔ دوسری جانب دوپہر 2:30 بجے کرائم برانچ تھانہ شیلانگ ایس آئی ٹی نے تینوں ملزمان (لوکیندر، شلوم اور بلو) کو آمنے سامنے لایا۔ پہلے ملزم لوکیندر اور شلوم سے پوچھ تاچھ ہوئی، اور پھر اس کے بعد چوکیدار بلو سے بھی گہری پوچھ تاچھ کی گئی۔ راجہ رگھوونشی کی سونے کی چین اور منگل سوتر کے بارے میں اب تک کچھ پتہ نہیں چل پایا ہے۔ اس بیگ کے بارے میں بھی پتہ نہیں چل پایا ہے جس میں 5 لاکھ روپے تھے۔ واضح ہو کہ راجہ رگھوونشی قتل معاملہ میں حال ہی میں لوکیندر سنگھ تومر، پراپرٹی ڈیلر شلوم جیمس اور سیکورٹی گارڈ بلویر کی گرفتاری ہوئی تھی، جن پر ثبوت چھپانے اور سونم کو پناہ دینے کا الزام ہے۔ اس کے علاوہ سونم کی قریبی دوست الکا کا بھی نام سامنے آیا ہے، جس کی وجہ سے تحقیقات میں نیا سسپنس پیدا ہو گیا ہے۔ راجہ رگھوونشی کے بھائی وپن رگھوونشی نے دعویٰ کیا ہے کہ سونم اور راج کشواہا صرف مہرے ہیں، اصل سازش کرنے والا ابھی سامنے نہیں آیا ہے۔ ساتھ ہی راجہ رگھوونشی کے اہل خانہ نے سونم اور راج کا نارکو ٹیسٹ کرانے کا مطالبہ کیا تھا، جسے پولیس نے یہ کہتے ہوئے نامنظور کر دیا تھا کہ ملزمان کو سزا دلانے کے لیے ان کے پاس کافی ثبوت ہیں، ایسے میں نارکو ٹیسٹ کی ضرورت نہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 29 سالہ راجہ رگھوونشی، جو اندور کے ایک ٹرانسپورٹ کاروباری تھے، ان کا 23 مئی 2025 کو میگھالیہ کے شیلانگ میں ہنی مون کے دوران قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کی اہلیہ سونم رگھوونشی پر اپنے عاشق راج کشواہا اور 3 دیگر ملزمان وشال چوہان، آکاش راجپوت اور آنند کرمی کے ساتھ مل کر قتل کی سازش کا الزام ہے۔

او بی سی فہرست پر روک: مغربی بنگال حکومت نے کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں کیا چیلنج

نئی دہلی: مغربی بنگال حکومت نے او بی سی فہرست میں تبدیلی کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے او بی سی کے لیے ذیلی زمروں کی ایک نئی فہرست تیار کی تھی، جس پر ہائی کورٹ نے حال ہی میں عبوری پابندی لگا دی تھی۔ اب حکومت نے اس فیصلے کو ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں چیلنج کرتے ہوئے اسے معطل کرنے کی اپیل کی ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت والی حکومت نے 10 جون کو ریاستی اسمبلی میں او بی سی-اے اور او بی سی-بی کی ترمیم شدہ فہرست پیش کی تھی، جس میں کل 140 ذیلی زمرے شامل تھے۔ ان میں 76 نئی ذیلی زمروں کا اضافہ کیا گیا تھا، جن میں 80 مسلم اور 60 غیر مسلم برادریوں کو شامل کیا گیا۔ اس سے قبل کل ذیلی زمروں کی تعداد 113 تھی، جن میں سے 77 کا تعلق مسلم برادری سے بتایا گیا تھا۔

سی بی ایس ای کا اہم فیصلہ، دسویں جماعت کے بورڈ

امتحانات اب سال میں دو بار، طلبہ کو ملے گا دوسرا موقع

نئی دہلی: اگر آپ یا آپ کے بچے دسویں جماعت کی تیاری کر رہے ہیں تو یہ خبر آپ کے لیے بہت اہم ہے۔ سی بی ایس ای (سینٹرل بورڈ اور سیکنڈری ایجوکیشن) نے اعلان کیا ہے کہ سال 2026 سے دسویں جماعت کے بورڈ امتحانات کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلی کی جائے گی۔ اس تبدیلی کے تحت اب طلبہ کو سال میں دو مرتبہ امتحانات دینے کا موقع حاصل ہوگا۔ سی بی ایس ای کے ایگزام کنٹرولر سنیم بھردواج نے بتایا کہ بورڈ اب دسویں جماعت کے امتحانات دو مرحلوں میں منعقد کرے گا۔ پہلا مرحلہ فروری میں ہوگا جبکہ دوسرا مرحلہ مئی میں۔ پہلے امتحانات میں شریک ہونا تمام طلبہ کے لیے لازمی ہوگا، جبکہ دوسرے امتحانات اختیاری ہوں گے۔ یعنی اگر کوئی طالب علم اپنے پہلے امتحانات کے نتائج سے مطمئن نہیں ہے تو وہ دوسرے مرحلے میں امتحان دے کر اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ سی بی ایس ای کے مطابق اس اقدام کا بنیادی مقصد طلبہ پر سے ذہنی دباؤ کم کرنا ہے اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں پیش کرنے کا دوسرا موقع فراہم کرنا ہے۔ اس فیصلے سے وہ طلبہ جو کسی وجہ سے پہلے امتحان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکیں گے، وہ اپنی کمزوریوں کو سمجھ کر دوبارہ کوشش کر سکیں گے۔ یہ فیصلہ نئی قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی 2020) کی سفارشات کے مطابق کیا گیا ہے، جس کا مقصد تعلیم کو زیادہ لچکدار، طلبہ دوست اور ذہنی دباؤ سے پاک بنانا ہے۔ سی بی ایس ای کا ماننا ہے کہ صرف ایک امتحان کے ذریعے کسی بھی طالب علم کی مکمل صلاحیت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اب طلبہ کو اپنی کارکردگی نکھارنے کا دوسرا موقع بھی دیا جائے گا۔ اس نئی پالیسی پر عمل درآمد 2026 سے شروع ہوگا، تا کہ اسکولز اور طلبہ دونوں کو مناسب وقت ملے کہ وہ اس نئے نظام کے لیے خود کو تیار کر سکیں۔ واضح رہے کہ یہ نظام صرف دسویں جماعت کے لیے لاگو ہوگا، تاہم مستقبل میں اس ماڈل کو دیگر جماعتوں میں بھی وسعت دی جا سکتی ہے۔ ماہرین تعلیم اس فیصلے کو خوش آئند قرار دے رہے ہیں اور امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ اس سے طلبہ میں خود اعتمادی بڑھے گی، فیل ہونے کا خوف کم ہوگا اور وہ امتحان کو سیکھنے کا ایک موقع سمجھ کر بہتر تیاری کر سکیں گے۔ والدین، اساتذہ اور اسکولز کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ وقت رہتے بچوں کو اس نئے سسٹم سے آگاہ کریں اور انہیں ذہنی طور پر اس تبدیلی کے لیے تیار کریں۔

سنیئر صحافی عبدالسمیع بوبیرے انتقال کر گئے

نصف صدی سے زائد عرصہ تک صحافت کی خدمات انجام دی

ممبئی، 25 جون (ایجنسیز) سنیئر صحافی اور روزنامہ شامنامہ اور ہفتہ روزہ صبح اُمید کے مدیر 82 سالہ عبدالسمیع بوبیرے کا انتقال ہو گیا، انہوں نے اُردو صحافت کے ساتھ ساتھ خلیجی ممالک کے متعلق ایک انگریزی میگزین انڈو گلف کی بھی اشاعت کی اور سیہوگ نامی غیر سرکاری تنظیم کے ذریعے بھی سماجی اور تعلیمی خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیٹے احمر بوبیرے اور تین بیٹیاں ہیں۔ مرحوم کی تدفین آج بعد نماز مغرب جنوبی ممبئی میں واقع بڑا قبرستان میں عمل میں آئی، اس موقع پر انجمن اسلام کے اعزازی سکریٹری اور ان کے بھانجے عتیق حفیظ، صدر انجمن اسلام ڈاکٹر ظہیر قاضی، اردو ٹائمز کے مدیر سعید احمد، پارٹنر سہیل سعید احمد، روزنامہ ہندوستان کے مدیر سرفراز آرزو، صحافی ندیم صدیقی، جاوید جمال الدین، فعاد پاٹکا، عبید خان، یوسف شیخ اور شہر کے معززین، صحافی اور سیاسی شخصیات شامل رہیں۔

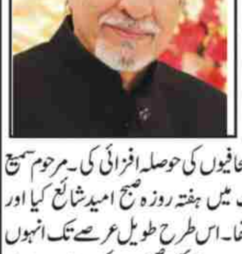

عبدالسمیع بوبیرے کے انتقال کی خبر سے اُردو دنیا صدمہ سے دوچار ہے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ نوجوان صحافیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ مرحوم سمیع بوبیرے کے والد عبدالحمید بوبیرے نے اردو صحافت میں ہفتہ روزہ صبح امید شائع کیا اور ادبی، فلمی اور سماجی خبروں کے لیے ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا تھا۔ اس طرح طویل عرصے تک انہوں نے اردو کی خدمات انجام دی تھی اور عبدالسمیع بوبیرے نے بھی صبح امید کو جاری و ساری رکھا، لیکن اردو وقت کے ساتھ اسے بھی دوسرے رسالوں اور اخبارات کی طرح بند کرنا پڑا۔ لیکن ان حالات میں بھی 1990 کے عرصے میں عبدالسمیع بوبیرے نے شام نامہ جاری کیا تھا، کچھ وقت کے لیے روزنامہ انقلاب میں بھی خدمات انجام دی۔ کوکنی برادری سے تعلق رکھنے کی وجہ جامع مسجد ٹرسٹ ممبئی میں ٹرسٹی رہے۔ اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری سرفراز آرزو نے سمیع بوبیرے کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اُردو صحافت کے لیے ایک نا تلافی نقصان ہے۔ کیونکہ انہوں نے نصف صدی کے عرصہ تک صحافت کی خدمت کی اور اُردو کے ساتھ ساتھ مراٹھی اور ہندی صحافیوں میں بھی یکساں مقبول رہے۔

ہندوستانی فضائیہ ہوگی مزید طاقتور، ڈی آر ڈی او نئے میزائل کی تیاری میں مصروف

نئی دہلی: ہندوستانی فوج کے تینوں ادارے بڑھتے ہوئے عالمی چیلنجز کے درمیان خود کو مسلسل اپگریڈ کرنے میں مصروف ہیں۔ ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) کا اس میں اہم کردار رہا ہے۔ یہ اب ایک نئے ایئر لانچ سبسونک کروز میزائل پر تیزی سے کام کر رہا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع خبر میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ "یہ میزائل نہ صرف فضا سے داغا جا سکے گا بلکہ دشمن کے علاقے، مثلاً کمانڈ سنٹر، ایئر بیس یا لاجسٹک ہب کو 600 کلومیٹر کے فاصلے تک نشانہ بنانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔" ڈی آر ڈی او کی جانب سے تیار کیا جا رہا میزائل اپنے آپ میں کافی خاص ہے۔ یہ میزائل ڈی آر ڈی او کے پہلے سے تیار کردہ آئی ٹی سی ایم میزائل پر مبنی ہوگا، لیکن اسے زمین کے بجائے جنگی طیاروں سے داغا جائے گا۔ اس ایئر لانچ سبسونک کروز میزائل کو اس طرح ڈیزائن کیا جا رہا ہے کہ اسے ایس یو-30 ایم کے آئی، رافیل، مگ-29، تیجس اور آنے والے اے ایم سی اے جیسے طیاروں سے آسانی سے لانچ کیا جا سکے۔ ساتھ ہی یہ قیمت کے معاملہ میں کافی کفایتی بھی ہوگا۔ واضح ہو کہ زمین سے لانچ ہونے والے میزائلوں کے لیے بُسٹر لگانا پڑتا ہے، لیکن اس ایئر لانچ ورژن میں اس کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ طیارہ سے میزائل کو پہلے سے ہی اونچائی اور رفتار حاصل ہو جائے گی۔ اس خاص میزائل میں ہندوستان میں تیار کردہ روبی ٹربوفان انجن لگایا جائے گا، جسے خاص طور سے اس کام کے لیے اپگریڈ کیا جا رہا ہے۔ میزائل میں انرشیل نیویگیشن اور سیٹلائٹ گائیڈنس سسٹم بھی لگے ہوں گے، جس سے یہ انتہائی درستگی کے ساتھ ہدف کو نشانہ بنا سکے گا۔ ساتھ ہی اس کا ڈیزائن ایسا ہوگا کہ یہ دشمن کے رڈار اور ایئر ڈیفنس سسٹم سے بچتے ہوئے انتہائی نیچی پرواز کر کے اپنے ہدف تک پہنچ سکے گا۔ سبسونک کروز میزائل کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ برہموس-این جی جیسے میزائلوں کے مقابلے میں ہلکا اور سستا ہوگا۔ برہموس-این جی کی رفتار بہت زیادہ (ایم اے سی ایچ 5.3) ہوتی ہے اور اسے تیز رفتار حملوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ جبکہ سبسونک کو سست رفتار لیکن طویل فاصلے تک مار کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کم قیمت کی وجہ سے ہندوستانی فضائیہ سبسونک میزائل کو بڑی تعداد میں اپنے بیڑے میں شامل کر سکے گی، جس سے اسے مزید طاقت و اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ سبسونک کروز میزائل کا پہلا تجربہ رواں سال کے اخیر تک کیا جا سکتا ہے۔ ڈی آر ڈی او کا آئی ٹی سی ایم میزائل پہلے سے ہی ٹیسٹنگ مرحلہ میں ہے اور ایئر لانچ ورژن اسی پر مبنی ہے اس لیے اس پر تیزی سے کام کیا جا سکتا ہے۔ اگر سبسونک میزائل کا ٹرائل کامیاب رہا اور انڈکشن کا عمل تیز رہا تو اسے سال 2027 کے آس پاس محدود تعداد میں فضائیہ کے آپریشنل یونٹس میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 June 2025

مومنین صالحین کو کوئی طاغوتی طاقت شکست نہیں دے سکتی

از: پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، M.A., M.Com (Osm)

جب سیاسی شعبدہ باز فرعون کی جانب سے اجسام کی طبعیاتی وکیمیائی خواص سے واقف اورفن سحر کے خاص ماہرین کی بڑی فوج (جادوگروں کی تعداد میں مختلف اقوال آئے ہیں جیسے 300، 900، 12,000، 30,000 اوربعض ستر ہزار بتاتے ہیں) نے عید کے دن چاشت کے وقت کھلے میدان میں متحدہ طور پر انسانیت کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی دلانے والے پیغمبر وقت حضرت سیدنا موسیٰؑ کو شکست دینے کا عزم بالجزم کرلیا، اپنے سارے ساحرانہ کمالات ومہارت کا مظاہرہ کیا اور لاٹھیوں و رسیوں کو میدان میں پھینکا تو عوام الناس کو وہ زہریلے سانپ لگنے لگے جو ہوا میں لہرا رہے ہیں، اس منظر کو مشاہدہ کرنے کے بعد بمقتضائے بشری حضرت سیدنا موسیٰؑ نے اپنے دل میں خفیف سا توحش وخوف محسوس کیا، یا یہ ڈر واندیشہ اس لیے تھا کہ لوگ اس ظاہری منظر کو دیکھ کر جادو کے فتنہ میں مبتلا نہ ہوجائیں اور سحر ومعجزہ کا فرق ان پر ملتبس نہ ہوجائے، تب فوراً تائید ربانی نے آکر سہارا دیا اور اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا خوف کو اپنے قریب بھی آنے نہ دو یقیناً تم ہی تن تنہا ان سب پر غالب رہوگے۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نیچا نہیں دکھا سکتی۔ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ نظر آئے اور حق کتنا ہی کمزور کیوں نہ معلوم ہو، باطل کی مجال ہی نہیں کہ وہ حق پر غالب آسکے۔ چنانچہ خوف وہراس سے پاک اور پورے اطمینان کے ساتھ حضرت سیدنا موسیٰؑ نے بحکم خداوندی جب اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا اور جادوگروں کے حیلہ وفریب اور خیالی شعبدہ سے سانپ دکھائی دینے والی ہزار ہا ہزار رسیوں اور لاٹھیوں کو سرعت کے ساتھ نگلنا شروع کردیا۔ اس کرشمہ غیبی کا مشاہدہ کرنے کے بعد فرعون، اس کے حواریوں، جادوگروں اور وہاں پر موجود حاضرین نے حق کے ایک ہی وار سے باطل کے غرور کو خاک میں ملتا ہوا دیکھ کر ششدر رہ گیے، عصائے موسیٰؑ کی ہیبت سب پر طاری ہوگئی اور تمام لوگوں نے حضرت سیدنا موسیٰؑ کی سربلندی وسرخروی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ جس اژدھا کو دیکھ کر تمام لوگ بشمول فرعون خائف تھے حضرت سیدنا موسیٰؑ نے اس کو پکڑا پھر وہ دوبارہ اپنی جسامت میں واپس آگیا اور عصا بن گیا۔ جب جادوگروں نے دیکھا کہ عصا موسوی ان کے تمام حبال وعصی کو نگل گیا ہے تو وہ سمجھ گیے کہ کرشمۂ موسوی جادو سے بالا وبرتر کوئی حقیقت ہے اور بولے ہم ایمان لاتے ہیں ہارونؑ وموسیٰؑ کے پروردگار پر۔ حق و باطل اور سحر ومعجزہ کا فرق ظاہر ہونے پر جادوگروں نے اللہ رب تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیے۔ جس کے فوری بعد فرعون مومنین صالحین کو دھمکیاں دینے لگا، جزوی نسل بندی کا شکار بنانے لگا اور فانی ومجازی عذاب سے ڈرانے لگا لیکن فرعون کے اس حکم شاہی اور تہدید کا دار البقا ودار القرار کے شیدائیوں پر نہ کوئی اثر ہوا نہ ان کے پائے ثبات میں کوئی تزلزل آیا نتیجتاً ان کی غربت وتنگ دستی، ذلت و رسوائی، غنا وخوشحالی اور غلبہ وعزت سے تبدیل ہوگئی۔ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ نظر آرہا ہو اس کی قوت محدود ہوتی ہے، اس کے انحرافی افکار وصفات صفحہ ہستی سے مٹنا ہی ہوتا ہے، کفر وشکر کا نظام کتنا ہی مستحکم کیوں نہ ہو اسے شکست ہونی ہی ہے، ناکامی ونامرادی باطل قوتوں کا مقدر ہے۔ اگر مظلوم طبقہ بڑی طاقت کے ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت ہمیشہ اس کے شامل حال رہے گی اور مومنین صالحین کو طاغوتی طاقتیں کبھی شکست نہیں دے سکتیں بلکہ وہ خود تباہ و برباد ہوجاتی ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا موسیٰؑ کے مقابل آنے والا فرعون اور اس کا لشکر غرق سمندر ہوگیا۔ لہٰذا موجودہ دور کے مسلمانوں کو قصہ موسیٰؑ سے نصیحت حاصل کرنا چاہیے چونکہ ملک کے موجودہ حالات بالکل وہی ہیں جو حالات بنی اسرائیل کے تھے۔ قرآن مجید میں قصہ موسیٰ وفرعون متعدد دفعہ مذکور ہوا ہے جس کا مقصد داستان سرائی نہیں بلکہ اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ ہر دور میں مشرکین اور متشدد ومتعصب حکمرانوں کے مسلسل مظالم کا ہدف بننے والے مومنین کے قلوب واذہان کو تازہ وشگفتہ کرنا، ان کے یقین کو مستحکم و مضبوط بنانا، مصائب وآلام کے کٹھن مراحل میں ان کے قدموں کو ثابت قدم رکھنا، ان کو ہر حال میں مظفر و منصور فرمانا اور ان کے کردار کو اعلی وارفع بنانا ہے۔ حضرت سیدنا موسیٰؑ کا پاکیزہ کردار اور بے شمار معجزات دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل فرعون کا ساتھ اس لیے دے رہے تھے چونکہ فرعون اور اس کے جادوگروں نے عوام کو یہ باور کروایا تھا یہ دونوں جادوگر یعنی حضرات سیدنا ہارونؑ وموسیٰؑ اپنے جادو سے تمہیں تمارے ملک سے نکالنا چاہتے ہیں اور تمہارے بہترین مذہب کو مٹانا چاہتے ہیں تاکہ لوگ حضرت سیدنا موسیٰؑ سے شدید متنفر ہوکر آپؑ کی دعوت سے منحرف ہوجائیں۔ یہی حال وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ پیش آرہے ہیں ہر فرقہ پرست اور متعصب ذہنیت رکھنے والا فرعون کے بہتان اور دروغ بے فروغ کی طرح غیر مسلم حضرات کو یہی باور کروا رہا ہے کہ مسلمان تمہاری زمینوں پر قبضہ کرلیں گے، تمہاری خواتین کو بہکائیں گے اور تمہاری سالہا سال قدیم تہذیب وتمدن کو مٹا دیں گے۔ دنیا نے دیکھا کہ جب حق وباطل میں مقابلہ شروع ہوا تو ایک طرف فرعون اور اس کی پوری طاقت تھی تو دوسری طرف حضرات سیدنا ہارونؑ اور موسیٰؑ تھے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰؑ کی لاٹھی کو فن سحر کے ماہرین کی لاٹھیوں پر غلبہ عطا فرما کر دنیا کو پیغام دیا کہ مومنین صالحین کو دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت نہ شکست دے سکتی ہے اور نہ انہیں شرمندہ کرسکتی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد بار مذکور قصہ موسیٰؑ وفرعون کا مطالعہ کرنے کے بعد ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کثیر التعداد اور تنگ دل قبطی قوم کے مقابل چند منتخب مومنین صالحین کو کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کیا تھا تو پھر آج پوری دنیا بالخصوص وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد کروڑوں میں ہے تو پھر یہ ہر محاذ پر ناکام ونامراد کیوں ہورہے ہیں؟ تو اس ایک جواب یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں کی اکثریت کا ایمان بہت کمزور ہوچکا ہے، ان کے قلوب واذہان، افکار وخیالات اور افعال واعمال میں حسن وخوبی، صالحیت وپاکیزگی سے خالی ہیں جبکہ ایمان وصالحیت باطل کے مقابل کامیابی حاصل کرنے کی شرط اولین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان کی اکثریت پوری دنیا بالخصوص وطن عزیز ہندوستان میں انتہائی ذلت ورسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت وتشدد وبائی شکل اختیار کرچکا ہے۔ حالات اس قدر تشویشناک حد تک بگڑ چکے ہیں کہ جہاں بلا لحاظ مذہب وملت ضعیف العمر حضرات کی تعظیم وتکریم کرنے کو انسانیت سے تعبیر کیا جاتا تھا اب مسلمان بزرگ کو اوباش قسم کے نوجوان اپنے ظلم وتشدد کا شکار بنانے پر فخر محسوس کررہے ہیں، سڑک حادثہ کا کوئی شکار ہوجاتا ہے تو لوگ اپنی مصروفیات ترک کرکے زخمی کو دواخانے منتقل کرتے تھے اب مسلم نوجوانوں کو سرے عام پیٹ پیٹ کر ہلاک کردیا جارہا ہے اور لوگ تماش بین بنے ہوئے ہیں اور اس دل دہلانے والے واقعات کی فلم بندی کرکے سوشل میڈیا پر اپ لوٹ کررہے ہیں، بے آسرا کو سہارا دینے کو لوگ کار خیر سمجھتے تھے اب مسلمانوں کے گھروں کو مسمار کرنے میں لوگوں کو خوشی محسوس ہورہی ہے، لوگ مذہبی شخصیات ومقدس مقامات کا دل سے ادب واحترام کرتے تھے اب مساجد میں داخل ہوکر غیر اسلامی نعرے لگائے جارہے ہیں اور مسجد کے خادمین پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، ذات پات اور اونچ نیچ کے خلاف کی تحریکیں چلائی جاتی تھیں اور مساوات کے نعرے بلند کیے جاتے تھے اب مسلمانوں کو اچھوت بنانے کی ہر ممکنہ کوشش کی جارہی ہے، ملک کی ترقی کے لیے ہر ہندوستانی کو معاشی طور پر مستحکم ومضبوط کرنے کے لیے حکومتی سطح پر مختلف اسکیمیں متعارف کروائی جاتی تھیں اب کھلے عام مسلمانوں کا معاشی بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے، جانور کے گوبر اور پیشاب کو نجاست سمجھا جاتا تھا اب انہیں مقدس اور مسلمانوں کے مثالی تمدن اور بے نظیر تہذیب وپاکیزہ ثقافت کو دقیانوسی قرار دیا جارہا ہے، قوانین کے غلط استعمال یا قوانین پر عدم تعمیل پر لوگ حصول انصاف کے لیے عدالتوں کا رخ کیا کرتے تھے اب عدالتیں مذہبی مقامات تحفظ ایکٹ 1991ء کو نظر انداز کرتے ہوئے اکثریتی فرقے کے بعض شر پسند عناصر کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا سروے کرنے کی آناً فاناً اجازت دے رہی ہیں جس کی وجہ سے ملک کا ماحول خراب ہورہا ہے، مسلمانوں کا جانی ومالی نقصان ہورہا ہے الغرض جیسے ہی مسلمان ہونے کا علم ہورہا ہے بعض شر پسند عناصر کے اندر تشدد سر اٹھانے لگتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ جو رویہ اختیار کیا جارہا ہے وہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ ان میں مسلمانوں کے لیے عبرت حاصل کرنے اور اپنے کردار کا محاسبہ کرنے کا سامان بھی موجود ہے۔ اکثر ہم سوچتے ہیں کہ ہم توحید پرست ہیں، محبوب خدا کے امتی ہیں، قرآن مجید کو دستور حیات ماننے والے ہیں، ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے ہیں، تحفظ شریعت کے لیے سب کچھ لٹانے کے لیے تیار رہتے ہیں پھر ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں ہورہا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم رسماً مسلمان ہیں اور دنیا کے تنعم وتعیش اور لذات وشہوات نے ہمارے کردار کو عملاً کفار ومشرکین اور منافقین وفاسقین سے بدتر بنا چکے ہیں۔ قرآن مجید نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حمایت وتائید اور مدد ونصرت صرف اور صرف مومنین صالحین کے لیے ہے۔ آج مسلمانوں کی اکثریت کو رحمت عالم کے امتی پر ناز ہے لیکن لوگوں کو زحمت دینا ان کی زندگی کا شعار بن چکا ہے، باب العلم کے دامن سے وابستگی پر فخر کرتے ہیں لیکن خود جہالت اور تعلیمی پسماندگی کا شکار ہیں، بی بی فاطمۃ الزہرا کی غلامی کو سرمایہ افتخار سمجھتے ہیں لیکن عفت و حیا اور طہارت وپاکیزگی سے کوئی سروکار نہیں، حضرت سیدنا امام حسنؓ سے نسبت کو پروانہ نجات سمجھتے ہیں لیکن صلح وصفائی سے کوئی تعلق نہیں، حضرت سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کو انسانیت کی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں لیکن باطل طاقتوں سے یاری بھی رکھتے ہے، پیران پیرؓ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہیں تو دلوں میں عقیدت کے حسین جذبات ابھر جاتے ہیں لیکن غوث اعظم دستگیرؓ کے مجاہدات کو اپنانے کے لیے تیار نہیں۔ الغرض ہمارے دل اسلام کی حقیقی روح اور ہمارے اعمال اخلاص وللہیت سے خالی ہوچکے ہیں، علمی وروحانی پیشوا ہونے کا دعوی کرنے والے اپنے فرائض منصبی کو چھوڑ کر ظالم وجابر لوگوں کی حمایت کرنے لگے ہیں۔ ہمارے انہی بداعمالیوں اور زبانی وکھوکھلے دعووں کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی زندگیاں تباہی وبربادی کی نذر ہورہی ہیں۔ مسلمانوں کے موجودہ حالات کی پیشن گوئی نبی رحمت نے پہلے فرمادی تھی۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا، ان کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی، ان کے علماء آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے، ان کے پاس سے فتنہ ظاہر ہوگا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔ مسلمانوں کے پوری دنیا بالخصوص وطن عزیز میں ذلیل وخوار ہونے کی اہم وجہ ایمان کی کمزوری اور کردار کی پستی ہے۔ مسلمانوں کی زندگی میں شائستگی، ان کے افکار وخیالات میں بلندی اور ان کے کردار میں پاکیزگی اسی وقت پیدا ہوگی جب ان کا ایمان مضبوط اور کردار میں صالحیت ہوگی۔ لہٰذا موجودہ دور میں مسلمانوں کو باطل قوتوں سے مرعوب ہوئے بغیر اپنے ایمان کو قوی اور کردار کو اعلی رکھتے ہوئے ان کا صبر واستقلال اور پامردی سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ کرشمۂ قدرت وغیبی ہمیشہ صاحب ایمان افراد کے ساتھ رہی ہے اور تا صبح قیام رہے گی اس سنت میں کوئی تبدیلی واقع ہونے والی نہیں ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ ویسین۔

پروفیسر رضوان اللہ آروی کی تصنیف ''عظیم آباد کے فارسی اساتذہ''

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

فارسی زبان ہماری ثقافتی زبان ہے، مسلم تہذیب وثقافت کا بڑا حصہ فارسی زبان میں منتقل ہوا، اس طرح عربی زبان کے بعد ہماری تہذیب وثقافت کا بڑا مرجع فارسی زبان ہے، فارسی کو ہندوستان کی سرکاری زبان ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اس طرح یہ زبان ہماری ہندوستانی تہذیب وثقافت کی امین بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زبان ہمارے ملک کے نصاب میں شامل رہی اور آج بھی شامل ہے۔ فارسی زبان ہندوستان کی سرکاری زبان رہی، اس لئے اس ملک کے لوگوں نے اس زبان میں مہارت حاصل کی اور اس زبان کے بڑے بڑے اساتذہ ماہرین لسانیات پیدا ہوئے، جنہوں نے فارسی زبان کے نثری اور شعری ادب کو آگے بڑھایا، یہاں تک کہ وہ صاحب زبان کے مدمقابل آگئے۔ صوبہ بہار کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں بھی فارسی زبان کے ماہرین پیدا ہوئے، ان میں سے شعراء بھی ہیں اور نثر نگار بھی، اساتذہ بھی ہیں اور غیر اساتذہ بھی۔ صوبہ بہار کا یہ خطہ جو عظیم آباد کے نام سے موسوم ہے، اس کو ہر زمانہ میں مرکزیت حاصل رہی، آج بھی اس کو مرکزیت حاصل ہے۔ یہاں فارسی کے ماہرین اساتذہ پیدا ہوئے۔ خاص کر بیسویں صدی کے آخر میں ایسے ایسے باکمال اصحاب پیدا ہوئے، جنہوں نے ملک اور بیرون ملک بڑی شہرت وناموری حاصل کی۔ پروفیسر رضوان اللہ آروی فارسی زبان وادب کے استاذ رہے، وہ فارسی اور اردو دونوں زبان میں ایم اے اور فارسی زبان میں پی ایچ ڈی ہیں۔ وہ جین کالج آرہ کے شعبۂ اردو وفارسی میں استاذ رہے اور وہیں سے ۳۱؍ مئی ۲۰۲۴ء کو سبکدوش ہوئے۔ وہ فارسی زبان وادب پر مہارت رکھتے ہیں، ساتھ ہی تصنیف وتالیف کا ذوق بھی رکھتے ہیں، موجودہ وقت میں تصنیف وتالیف ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ اردو اور فارسی زبان وادب پر ان کی بہت سی کتابیں طبع ہوچکی ہیں، ان میں سے ''ناول امراؤ جان ادا کا تنقیدی مطالعہ''، ''ختم سفر کے بعد'' (سفرنامہ)، ''بازیافت'' مضامین کا مجموعہ، ''بہار کی فارسی شاعری کے فروغ میں شعرائے پھلواری کا حصہ''، ''متاع قلیل''، ''چند کتابیں چند خیال''، ''چراغوں کا دھواں''، ''لفظ معانی''، ''پروفیسر طلحہ رضوی برق-شخصیت اور کارنامے''، ''پروفیسر عبدالمنان بیدل عظیم آبادی'' طبع ہوکر مقبولیت حاصل کرچکی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی عظیم آباد کے فارسی اساتذہ (ضمیمہ) بھی ہے۔ یہ کتاب دراصل ان کی تصنیف ''عظیم آباد کے فارسی اساتذہ'' کا ضمیمہ ہے، یہ کتاب ۲۰۲۲ء میں طبع ہوئی۔ اس میں پروفیسر سید شاہ عطاء الرحمٰن عطا کاکوی، پروفیسر اقبال حسین، پروفیسر سید حسن، پروفیسر فیاض الدین حیدر، پروفیسر خواجہ افضل امام، پروفیسر سید علی حیدر، پروفیسر محمد صدیق، ڈاکٹر سید اطہر شیر، پروفیسر انوار احمد، پروفیسر غلام مجتبیٰ انصاری کی حیات وخدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی فارسی زبان وادب کے قابل ذکر اساتذہ باقی رہ گئے تھے، جو اصل کتاب میں نہیں آسکے، تو مصنف نے عظیم آباد کے فارسی اساتذہ کے ضمیمہ کے نام سے کتاب مرتب کی اور اس کتاب میں باقیماندہ گیارہ اور قابل ذکر اساتذہ کو اس کتاب میں شامل کرکے شائع کردیا ہے۔ پھر بھی بہت سے اساتذہ باقی رہ گئے ہیں، جن کا ذکر اس کتاب میں نہیں آسکا ہے۔ مصنف تحریر کرتے ہیں: ''۲۰۲۲ء میں جب میری کتاب 'عظیم آباد کے فارسی اساتذہ' چھپ کر منظر عام پر آئی تھی تو 'دل کو خوشی کے ساتھ ساتھ ہوتا رہا ملال' عظیم آباد کے ان اساتذہ کا جن کی عدم شمولیت کے سبب یہ کتاب تشنہ اور ادھوری رہ گئی تھی، میں نے اس کتاب کے پیش لفظ میں اس کمی کا اعتراف کرتے ہوئے معذرت اور افسوس کا اظہار بھی کیا تھا۔ اسی احساس تاسف نے مجھے نامساعد حالات اور ناسازی طبع کے باوجود عظیم آباد کے مزید کچھ ایسے اساتذہ کی شخصیت اور ان کے علمی کارناموں پر لکھنے کے لئے آمادہ کیا، جن کے ذکر کے بغیر عظیم آباد کے فارسی اساتذہ پر کوئی بھی گفتگو نامکمل رہے گی۔ لہٰذا اسی تسلسل میں شائع ہونے والی اس کتاب کو میری پہلی کتاب کا تکملہ یا ضمیمہ سمجھا جانا چاہئے، تاہم میری اس حقیر کاوش کے باوجود تشنگی اور اس فہرست کی ناتکمیلیت کا احساس آج بھی زندہ ہے کہ ابھی ابھی مزید کچھ ایسے اساتذہ ہیں، جنہیں اس فہرست میں شامل ہونا چاہئے تھا اور میں نے اس سمت میں کوشش بھی کی، لیکن کسی کو مکمل جہاں کب ملا ہے جو مجھے ملتا۔ بعض اساتذہ کی نقل مکانی اور بیرون ملک ہجرت کرجانے کے سبب اب نہ ان کے حالات دستیاب ہیں اور نہ ہی ان کے علمی اکتسابات پر کہیں سے کوئی روشنی ملتی ہے۔ سو، ناچار اتنے ہی پر اکتفا کرنا پڑا

میں نے کوشش کی بہت لیکن کہاں یکجا ہوا
صفحۂ ہستی کا شیرازہ رہا بکھرا ہوا''
(صفحہ ۷ 'یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی')

مزید تحریر کرتے ہیں: ''اس کتاب میں، جس کو پہلی کتاب سے ممیز کرنے کے لئے ضمیمہ کا نام دیا گیا ہے، کل گیارہ اساتذہ کی حیات وخدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان اساتذہ کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے نمبر وہ اساتذہ ہیں جو، اب اس دنیا میں نہیں ہیں اور دوسرے نمبر وہ اساتذہ ہیں جو ملازمت سے سبکدوش ہوچکے ہیں۔ جو اساتذہ ابھی برسرکار ہیں اور درس وتدریس میں مصروف ہیں۔ (اللہ ان کی حیات میں برکت عطا فرمائے اور ان کی علمی خدمات کو مزید ثروتمند بنائے) انہیں بالقصد اس لئے شامل نہیں کیا گیا کہ ابھی وہ فعال ہیں اور ان کا علمی سفر جاری ہے۔ لہٰذا ابھی ان کی علمی خدمات کا تجزیہ کرنا قبل از وقت ہوگا۔ نئی نسل کے وہ فارسی اساتذہ جو مجھ سے بہتر علم ودانش اور صلاحیت کے حامل ہیں، امید ہے وہ اس سلسلے کو مزید سلیقے اور ہنرمندی سے آگے بڑھائیں گے اور تب، عظیم آباد کے فارسی اساتذہ کے ساتھ بہار میں فارسی زبان وادب کی تاریخ بھی اپنے مکمل اور مجموعی تناظر میں ہمارے سامنے آسکے گی۔'' (صفحہ ۷ تا ۸) پروفیسر رضوان اللہ آروی کی کتاب عظیم آباد کے فارسی اساتذہ ضمیمہ کا میں نے مطالعہ کیا۔ اس کتاب میں گیارہ فارسی زبان وادب کے قابل ذکر اساتذہ کے احول وفارسی زبان وادب میں ان کی خدمات کو جمع کیا ہے، ان میں سے پروفیسر عظیم الدین احمد، پروفیسر عبدالمنان بیدل، پروفیسر حافظ شمس الدین احمد شمس منیری، پروفیسر بلقیس آفاق، پروفیسر طلحہ رضوی برق، پروفیسر حبیب المرسلین شیدا، پروفیسر خورشید جہاں، پروفیسر محمد شرف عالم، پروفیسر محمد غفار صدیقی، پروفیسر صوفیہ نسرین، پروفیسر محمد عابد حسین، کے نام شامل ہیں۔ مذکورہ تمام فارسی اساتذہ نے فارسی زبان وادب کے ذریعہ بہار کا نام روشن کیا ہے۔ مصنف عظیم آباد کے مذکورہ فارسی اساتذہ کی شخصیت اور ان کی فنی خدمات پر سیر حاصل بحث کی ہے، ان کی یہ کتاب فارسی زبان وادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے قابل قدر اضافہ ہے۔ پروفیسر رضوان اللہ آروی فارسی اور اردو کے ایک ممتاز نثر نگار اور اچھے ادیب ہیں۔ ان کی تحریر میں شگفتگی اور اسلوب بیان میں جاذبیت ہے۔ انداز بیان پسندیدہ ہے، کتاب اپنے موضوع پر محیط ہیں، یہ اوصاف ان کی کتابوں سے عیاں ہیں۔ مصنف کی یہ کاوش قابل ستائش ہے۔ یہ کتاب بہار میں بک امپوریم پٹنہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب کو قبولیت سے نوازے اور مصنف کے حوصلہ کو بلند کرے کہ وہ اسی طرح اہل علم کو اپنے قلم سے فائدہ پہنچاتے رہیں، دعائیں اور نیک خواہشات کے ساتھ۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

رابطہ: قاسمی منزل، نیو عظیم آباد کالونی سیکٹر ڈی

حضرت شمس الدین قادریؒ المعروف حضرت یتیم شاہ ولی قادریؒ کی مقبول دُعا کا ایک واقعہ

از: ممتاز بیگم زوجہ غلام غوث صاحب، ناندیڑ

میرے والد کا نام عزیز خاں صاحب سوداگر مرحوم ہے۔ اُن کا انتقال 1996ء میں 29 ؍رمضان کو منڈھائی کی مسجد ناندیڑ میں اعتکاف میں ہوا۔ کیفیت یہ رہی کہ فجر کی نماز کی دوسری رکعت میں بحالت سجدہ روح پرواز ہوئی۔ اُن کی تدفین کربلا کے قبرستان میں عمل میں آئی۔ والد صاحب یتیم شاہ ولی قادریؒ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ درگاہ شریف میں ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء دُرودِ شریف کی مجلس ہوتی ہے۔ اس مجلس میں وہ شریک ہوتے تھے۔ جب میں اُمید سے تھی۔ میری طبیعت بہت خراب تھی۔ کمر میں بہت درد تھا پلاسٹر ڈالنا پڑا جو چالیس دن کا تھا۔ اُس سے بھی درد کم نہیں ہوا۔ پھر خدا کے فضل وکرم سے حضرت یتیم شاہ ولی قادریؒ کے وسیلہ سے دُعا کرنے کا خیال آیا۔ ہم ہر دن بعد نماز ظہر حضرتؒ کی درگاہ شریف جاتے یہاں گنبد شریف کے اندر خواتین کا داخلہ منع ہے۔ باہر ہی سے ہم زیارت کرتے اور آپؒ کے پاس کا تیل تبرکاً لگاتے اور دُعا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ چالیس دن تک جاری رہا۔ حضرتؒ کی بارگاہ میں یہ بھی دُعا کرتے کہ سرکار آپؒ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دُعا کیجئے کہ وہ مجھے ایک نیک لڑکا عطا کرے۔ پروردگار پاک نے حضرتؒ کی دُعا قبول کی۔ اور 1986ء میں مجھے لڑکا تولد ہوا۔ لڑکے کا نام ہم نے متین رکھا اور غلام خالد بھی۔ الحمد اللہ لڑکا حضرت یتیم شاہ ولی قادریؒ کا خادم ہونے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اس لڑکے کی تقریب عقیقہ بھی احاطۂ درگاہ شریف میں ہوئی۔ میرے لڑکے کی ولادت دواخانے میں ہوئی۔ کچھ آپریشن کی بات چل رہی تھی۔ اس دوران ایک خواب نظر آیا جس میں ظاہر ہوا کہ ہم لوگ قندھار شریف بذریعہ بیل گاڑی جارہے ہیں۔ پھر ایک بشارہ ایسا ہوا کہ یتیم شاہ ولی قادریؒ کے پاس کا تیل تبرکاً لگانا جاری رکھو۔ اس روحانی علاج سے اور حضرتؒ کی دُعا سے شفا ہوئی۔ پھر فضلِ ربّی سے اور یتیم شاہ ولی قادریؒ کی دُعاؤں سے ہم 2012ء میں حج کو گئے۔ 2017ء میں عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور 2022ء میں حضرتؒ کا کرم یوں ظاہر ہوا کہ ہم رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں سعادت عمرہ سے سرفراز ہوئے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آئندہ بھی ہمارے خاندان کے افراد کی اور دیگر لوگوں کی حضرت یتیم شاہ ولی قادریؒ سے عقیدت جاری رہے اور آپؒ کا فیضان سب کو ملتا رہے۔ آمین۔

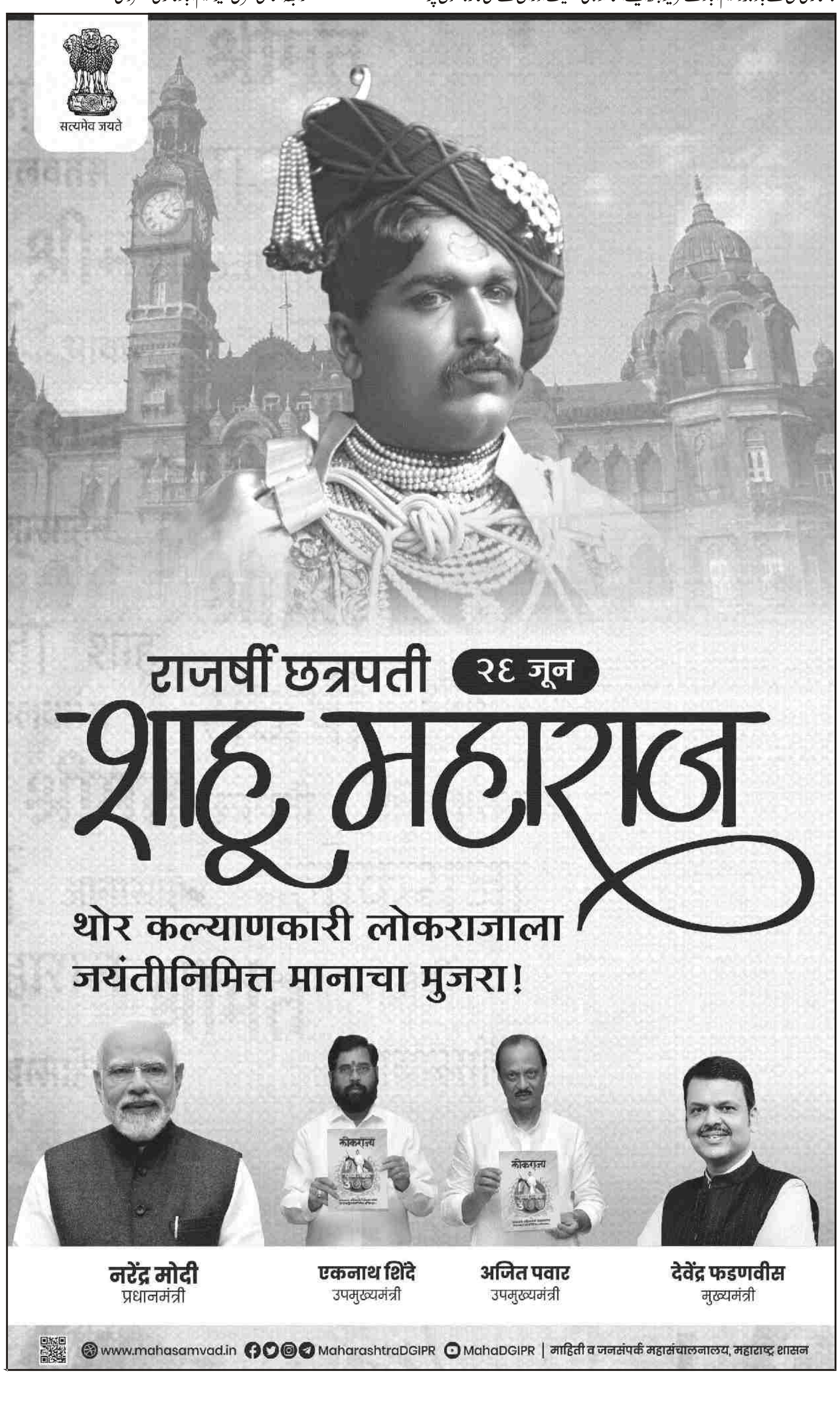

جعلساز گورکشکوں نے کسانوں پر حملہ کرکے لوٹ مار کی، پولیس پر مقدمہ درج نہ کرنے کا الزام

ایکتا سنگٹھنا نے ایس پی سے شکایت، تحقیقات اور کارروائی کا مطالبہ کیا

جلگاؤں: 25؍جون (عقیل خان بیاولی) 20 جون کو تعلقہ جامنیر کے لونڈری گاؤں کے تین کسانوں شیخ صادق راج محمد، ناصر سید اور شیخ عمران یعقوب نے تعلقہ جلگاؤں کے ہلکہ وِٹنیر گاؤں سے دو بیل (گورے) خریدے اور انہیں گاڑی میں لاد کر لے جا رہے تھے۔ جب کاتیہ واڑ گاؤں کے ایک کسان اجو نے دیکھا کہ کچھ مشتبہ نوجوان بیلوں کو لے جانے پر غصے کا اظہار کر رہے ہیں، تو ان کسانوں نے بیل واپس کردیے۔ تاہم، واپسی کے دوران ان نوجوانوں نے گاڑی کو روک کر تینوں کسانوں کو مارا پیٹا۔ اس حملے میں شیخ صادق بری طرح زخمی ہوگئے۔ انکی قیمتی گھڑی (ٹائیٹن) چھین لی گئی۔ ناصر سید کو بھی مارا گیا اور ان کی جیب سے 8000 روپے لوٹ لیے گئے۔ تیسرے کسان شیخ عمران کو بھی ڈنڈوں اور لاتوں سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ زخمی کسانوں کا مختلف اسپتالوں میں علاج شیخ صادق اور دیگر زخمیوں نے پہلے شام 7 بجے نیری کے پرائمری ہیلتھ سینٹر میں ایم ایل سی

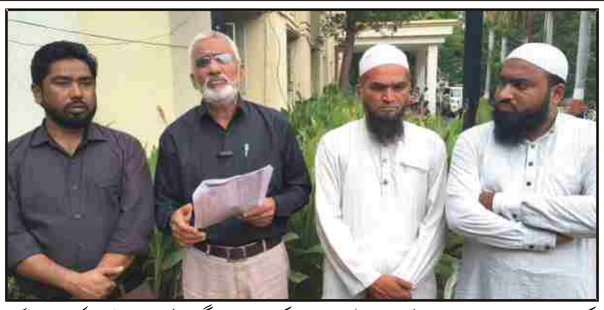

کروایا، بعد ازاں جامنیر کے اسپتال میں پرائیویٹ ڈاکٹر سے ایم آر آئی کروائی گئی، جس میں صادق کے جبڑے میں فریکچر پایا گیا۔ انہیں 21 جون کو رات 2 بجے جلگاؤں سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا، مگر بعد میں اطلاع ملی کہ انہیں بغیر مکمل صحتیابی کے ڈسچارج کردیا گیا ایکتا سنگٹھنا کے کارکنان کی مداخلت پر دوبارہ داخلہ۔ سماجی کارکنان مفتی خالد، حافظ عبدالرحیم پٹیل، فاروق شیخ، انیس شاہ، اور ایم آئی ایم کے ریان جاگیردار نے اسپتال پہنچ کر ڈاکٹروں سے بات کی اور مریض کا دوبارہ علاج شروع کروایا۔ پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے گریز کیا، متاثرین کو ڈرایا گیا ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن میں زخمی کسانوں کا بیان لینے والے ہیڈ کانسٹیبل کو اچانک واپس بلالیا گیا، اور کسانوں سے کہا گیا کہ وہ خود اسٹیشن آکر شکایت درج کریں۔ بعد میں پولیس انسپکٹر بَبن آوہاڈ نے کسانوں کو کراس کمپلین کی دھمکی دی اور ممکنہ نقصان سے ڈرایا، جس کے بعد کسان بغیر شکایت درج کرائے واپس چلے گئے۔

ایکتا سنگٹھنا کی ایس پی سے ملاقات اور چھ نکاتی مطالبات

23 جون کو ایکتا سنگٹھنا کے نمائندوں نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے ملاقات کرکے درج ذیل نکات کی بنیاد پر فوری کارروائی اور تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ 1. زخمی شیخ صادق کے کیس پیپرز اسپتال سے کیسے غائب ہوئے؟ 2. پولیس نے بیان ریکارڈ کرنے والے کانسٹیبل کو کیوں روکا؟ 3. کیا زخمی مریض خود پولیس اسٹیشن جاکر شکایت درج کرسکتا ہے؟ 4. 21 جون کو پولیس اسٹیشن کے سی سی ٹی وی کی مدد سے ان افراد کی شناخت کی جائے جو کسانوں کے خلاف شکایت لے کر آئے۔ 5. انسپکٹر کی سی ڈی آر کی جانچ کی جائے کہ کس سیاسی شخص نے پولیس پر دباؤ ڈالا؟ 6. تین اسپتالوں میں ایم ایل سی ہونے کے باوجود پولیس نے خود مقدمہ درج کیوں نہیں کیا؟ ایکتا سنگٹھنا نے اپیل کی ہے کہ اگر پولیس خود شکایت درج نہیں کرتی، تو تنظیم کی شکایت کو بطور ایف آئی آر قبول کیا جائے تاکہ مجرموں کو سزا دی جاسکے اور سماجی ہم آہنگی متاثر نہ ہو۔ ملاقات کرنے والوں میں مفتی خالد، حافظ عبدالرحیم پٹیل، حافظ عمران، فاروق شیخ، انور صیقلگر، نجم الدین شیخ، عمران شیخ، متین پٹیل، اختر شیخ اور مجاہد خان شامل تھے۔

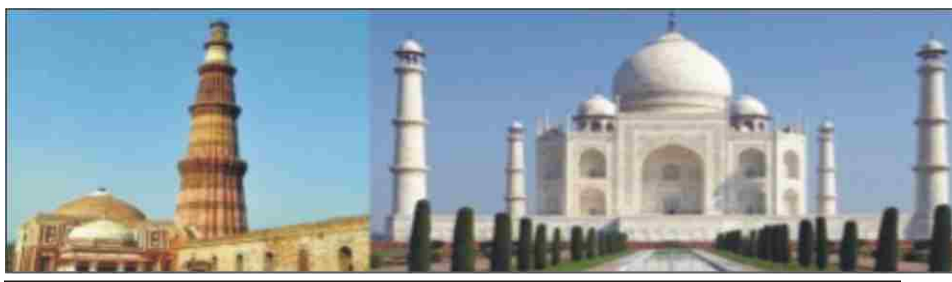

انتخابی منشور میں کیئے گئے وعدوں کو فی الفور پورا کیا جائے

کانگریس کی وعدہ خلافیوں کے خلاف پوسٹ کارڈ مہم کا آغاز

حیدرآباد:25/جون: صدر تلنگانہ جاگروتی و رکن قانون ساز کونسل بی آر ایس کلوا کنٹلہ کویتا نے آج جاگروتی کارکنان کے ہمراہ حیدرآباد کے علاقہ عابڈز میں واقع جی پی او دفتر پہنچ کر کانگریس قائد سونیا گاندھی کے نام ایک احتجاجی مکتوب روانہ کیا۔اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کویتا نے موجودہ کانگریس حکومت اور وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت کا قیام عمل میں آکر 18 ماہ مکمل ہو چکے ہیں لیکن انتخابی منشور میں عوام بالخصوص خواتین، بزرگ شہریوں اور معذور افراد سے کیئے گئے وعدوں کو ابھی تک پورا نہیں کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ کانگریس کی وعدہ خلافیوں کے خلاف آج پوسٹ کارڈ مہم کا آغاز کیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں پوسٹ کارڈس سونیا گاندھی کے نام روانہ کئے گئے، جن میں عوامی مسائل اور وعدہ خلافیوں کی نشاندہی کی گئی۔انہوں نے بتایا کہ معمر شہریوں کے لئے پنشن کو 2 ہزار روپئے سے بڑھا کر 4 ہزار روپئے کرنے کا وعدہ محض وعدہ ہی رہا۔معذور افراد کی پنشن کو 4 ہزار روپئے سے 6 ہزار روپئے تک بڑھانے کا دعویٰ بھی پورا نہ ہوسکا۔خواتین کو ماہانہ 2500 روپئے دینے کا اعلان بھی صرف زبانی وعدہ رہا۔کانگریس نے 6 ضمانتوں کے نام پر عوام میں گیارنٹی کارڈس تقسیم کئے، جن پر سونیا گاندھی کی تصویر تھی لیکن آج وہی عوام مایوس اور فریب و دھوکہ کا شکار ہیں۔صدر تلنگانہ جاگروتی کویتا نے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کو اسمبلی اجلاس طلب کرنے اور 6 ضمانتوں کے نفاذ پر کھلے مباحث کا چیلنج دیا۔انہوں نے کہا کہ ریونت ریڈی نے چندرا بابو نائیڈو کو حیدرآباد بلا کر بریانی کھلائی اور ریاست کی قیمتی گوداوری ندی کے پانی کو تحفہ کے طور پر پیش کر دیا۔سال 2016 میں نہ تو پولاورم پروجیکٹ کا کوئی ذکر تھا اور نہ ہی بنکچرل معاملے کی کوئی بنیاد تھی، لیکن آج حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے جھوٹ بول رہی ہے۔کویتا نے کہا کہ جھوٹ بولنا وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کی عادت بن چکی ہے اور عوام کی توجہ، اصل مسائل سے ہٹانا قابل مذمت عمل ہے۔کویتا نے کہا کہ اگر پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات دیئے بغیر انتخابات کی طرف بڑھا گیا تو عوام کانگریس کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔انہوں نے یاد دلایا کہ کے سی آر نے کبھی بھی تلنگانہ کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچایا۔تلنگانہ کا قیام کے سی آر کی جرات مندی کا نتیجہ ہے یہی وجہ ہے کہ آج ریونت ریڈی تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ بن سکے ہیں، یہ بات وہ نہ بھولیں۔کویتا نے آخر میں کہا کہ ہم نے سونیا گاندھی کو یہ پوسٹ کارڈس اس لئے بھیجے ہیں تا کہ وہ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کو ہدایات دیں کہ عوامی وعدے فوراً پورے کئے جائیں، خصوصاً پنشن کی رقم میں اضافہ کیا جائے۔عوامی اعتماد کا تقاضہ ہے کہ وعدے پورے کئے جائیں ورنہ عوام کانگریس کو آئندہ سبق سکھائیں گے۔

'میرا آئین، میری عزت نفس' مہم کا پرجوش آغاز

آئین ہند کو اپنائے 75 سال مکمل ہونے پر بیداری مہم کا انعقاد

تھانے، 25 جون (آفتاب شیخ): ہندوستان کے آئین کو اپنائے جانے کے 75 سال مکمل ہونے کے تاریخی موقع پر ریاست بھر میں 'اے جی این آئی' (Active Governance AGNI–National Initiative) کی جانب سے "میرا آئین، میری عزت نفس" کے عنوان سے ایک بیداری مہم کا آغاز کیا گیا۔اس مہم کا مقصد نوجوانوں اور عام شہریوں میں آئین کی اقدار، فخر، اور فعال شہریت کا شعور بیدار کرنا ہے۔اس سلسلے کی افتتاحی تقریب ٹاؤن ہال، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مجسمہ، کورٹ ناکہ، تھانے میں بڑے جوش وخروش سے منعقد ہوئی۔ پروگرام کی شروعات AGNI کے ڈائریکٹر نکھیل پوہیکر کے تعارفی کلمات سے ہوئی جنہوں نے مہم کے مقاصد بیان کرتے ہوئے آئین کے مطالعے کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے بتایا کہ agniindia.in ویب سائٹ پر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی جانب سے آئین ہند کی سادہ اور مؤثر تشریح پر مبنی ایک تقریر پیش کی گئی ہے، جسے سن کر صارفین کو ایک کوئز حل کرنا ہوگا۔اس مقابلے کے فاتحین کو نقد انعامات اور یادگار اسناد سے نوازا جائے گا۔تقریب میں متعدد معزز شخصیات شریک ہوئیں جن میں روزنامہ مہاراشٹر کے ایڈیٹر سمراٹ شری گنیش بھوئیے، روزنامہ سمراٹ شری کے ایگزیکٹو ایڈیٹر کنال کامبلے، دیگر میڈیا نمائندے، اساتذہ، طلبہ اور عام شہری شامل تھے۔پروگرام کی سب سے خاص بات مشہور اداکارہ مدھورا ویلنکر ستم کی شرکت تھی۔انہوں نے اپنے پُرجوش خطاب میں کہا، "ہمیں آئین کو صرف کتابوں تک محدود نہیں رکھنا، بلکہ اسے پڑھ کر سمجھنا اور اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنا ضروری ہے تا کہ ہم باشعور، باوقار اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔" یہ مہم ریاست بھر میں جاری رہے گی اور عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ www.agniindia.in پر جا کر نہ صرف آئین سے متعلق ویڈیو سنیں بلکہ کوئز میں شرکت کر کے اپنی معلومات بھی آزمائیں۔

سربلندیٔ اسلام کیلئے حضرت حسینؓ اور اُن کے مقدس خاندان نے قیمتی جانیں پیش کیں

واقعۂ کربلا پیغام دیتا ہے کہ مسلمان ہر حال میں دین کی حفاظت کیلئے تیار رہیں۔مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

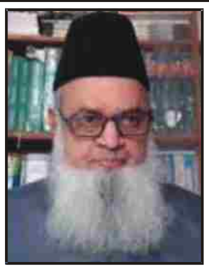

حیدرآباد۔ 25/ جون (راست) نبوّت کا دَور ختم ہونے کے بعد خلافتِ راشدہؓ کا دَور شروع ہوتا ہے جس میں نبیٔ پاکؐ کے بتلائے ہوئے نظام کے عین مطابق تمام اُمور کی انجام دہی کا سلسلہ جاری رہا۔ایک ایک شرعی اُصول کو خوب سے خوب تر انداز میں عملی جامہ پہنایا گیا۔خود خلفائے راشدینؓ کی طرف سے رعایا کے ہر فرد کو یہ سمجھا دیا گیا تھا کہ اگر خلیفۂ وقت اللہ ورسولؐ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے تو ان کے احکام ماننا؛ ورنہ نہیں۔خلافتِ راشدہ کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کا دَور شروع ہوا۔ آپؓ کے انتقال سے پہلے اُن کے فرزند یزید کو ولی عہد کے طور پر منتخب کیا گیا؛ یہ عمل خلافتِ راشدہ کے طرزِ عمل سے مختلف ہونے کی بناء پر اس کو ملوکیت کا نقطۂ آغاز کہا جاتا ہے۔مولانا خلیل احمد ندوی نظامی' سابق ماہر کتبات محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر (NCPUL) وفانوس آگہی (تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس/ کالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے کہا: یزید کی جانشینی کو حضرت حسینؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن زُبیرؓ اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ وغیرہ کبارِ صحابہؓ نے تسلیم نہیں کیا۔ یزید نے خلافت کے عہدہ پر فائز ہوتے ہی ان حضرات سے اپنے حق میں بیعت لینے کیلئے حجاز میں متعین اپنے حاکموں سے کہا' تب تک اہلِ حجاز نے حضرت عبداللہ بن زُبیرؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی' دوسری طرف اہلِ کوفہ کی جانب سے حضرت حسینؓ سے بیعت کی پیشکش پر مبنی دعوت ناموں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جب دعوت ناموں کا ڈھیر لگ گیا تو حالات کی تحقیق کیلئے حضرت حسینؓ نے اپنے بھائی حضرت مسلمؓ کو کوفہ بھیجا اور بیعت لینے کا اختیار دیا۔کوفہ پہنچنے پر حضرت مسلمؓ نے حالات کو موافق پا کر حضرت حسینؓ کے حق میں بیعت کا سلسلہ شروع کیا، 18/ ہزار افراد نے حضرت مسلمؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس پر حضرت مسلمؓ نے حضرت حسینؓ کو کوفہ آنے کیلئے لکھ بھیجا' جس کی اطلاع یزید کو ہوئی۔ یزید کے حکم پر حاکمِ بصرہ عبداللہ بن زیاد کوفہ پہنچا اور اعلان کیا کہ جو اُس کی اطاعت کرے گا امان پائے گا اور جو نافرمانی کرے گا اُس کا انجام بُرا ہوگا؛ یہ سن کر اہلِ کوفہ نے حضرتِ مسلمؓ کا ساتھ چھوڑ دیا، حضرتِ مسلمؓ گرفتار کئے گئے۔آپؓ کو اس بات کا بہت افسوس تھا کہ حضرت حسینؓ کو اُنہوں نے اچھے حالات کی اطلاع دے کر عراق بلایا؛ جبکہ حالات میں تبدیلی پر مشتمل خط جب حضرت حسینؓ کو ملا تو وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ کوفہ کیلئے نکل چکے تھے۔ ابنِ زیاد کو حضرت حسینؓ کے روانگی کی خبر ملی تو اس نے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ حُر کو مقابلہ کیلئے روانہ کیا۔ حضرت حسینؓ کو حضرت مسلمؓ کی شہادت کی خبر ملی اُسی اثناء میں حُر بھی پہنچ گیا۔ ۲/محرم الحرام ۶۱/ ہجری کو حضرت حسینؓ مقام کربلا پہنچے، ابنِ زیاد نے چار ہزار کا لشکر دے کر عمرو بن سعد کو کربلا بھیجا۔ عمرو نے جنگ میں تأمل کرتے ہوئے مصالحت کی صورت نکالی؛ لیکن ابنِ زیاد نہیں مانا اور اُس نے عمرو بن سعد کی جگہ شمر کو کمان دی۔ ابنِ زیاد کی سنگدلی کی وجہ سے جنگ کی نوبت آئی، حضرت حسینؓ نے اپنے جاں نثاروں کو اجازت دی کہ بچ کر نکل جائیں لیکن کوئی بھی نہیں گیا۔تمام جاں نثاروں نے نہایت بہادری کے ساتھ ایک بڑی فوج کا مقابلہ کیا اور ایک کر کے سب شہید ہوگئے اور اخیر میں حضرت حسینؓ بھی لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ شہادت کا یہ واقعہ 10/ محرم ۶۱ ہجری مطابق 10/ اکتوبر 680 عیسوی کو پیش آیا۔ شہادتیں کیوں ہوئیں' واقعۂ کربلا کیوں کر پیش آیا' کن خدشات کو پیشِ نظر رکھ کر جان کی قربانیاں دی گئیں' دینِ اسلام پر کونسی آنچ آنے والی تھی' جس کو روکنے کی کوشش میں یہ سب ہوا؛ یہ سب کتابوں میں موجود ہے۔حالات کے تناظر میں اِس پہلو پر بھی سوچئے کہ جس خاندان کو اللہ کے رسولؐ نے حفاظت کی چادر میں چھپا کر اللہ سے کہا کہ یہ میرا خاندان' میرے لوگ' میرے لختِ جگر ہیں، اللہ کیلئے اپنے محبوبؐ کی صرف اتنی بات کافی تھی کہ اس کے ذریعہ وہ کیا چاہتے ہیں؛ اس بلند مرتبت خاندان کو جب دین کے مٹنے کے آثار نمایاں نظر آنے لگے تو اس کی حفاظت کیلئے انہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔اصل نے تو سب کچھ لٹا کر دین کی حفاظت کی؛ ایسے میں اُن سے اپنی نسبتوں کی دُہائی دینے والوں کی کیا ذمہ داری ہے!! جبکہ آج دین کا بیشتر حصہ داؤ پر لگا ہوا ہے۔ ہمہ جہتی صلاحیتوں سے آراستہ اصحابِ علم وفضل عملی میدان میں آئیں تو تمام مایوسیاں کامیابیوں میں بدل سکتی ہیں۔آج کے اس بے دینی کے دَور میں دینی جامعات وخانقاہوں کے یہ روشن چراغ بہت غنیمت ہیں؛ ان کے اشاروں پر سادگی پسند وابستگان سب کچھ کرنے تیار ہیں۔

میں نے گزشتہ ایک سال سے بھیونڈی لوک سبھا حلقہ کی ترقی کے لیے دیانتداری سے کوششیں کی ہیں

جو دس سال میں دوسرے نہیں کر سکے، میں ایک سال میں کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ایم پی بالیا ماما

بھیونڈی :25/جون (شارف انصاری):- بلٹ ٹرین پروجیکٹ میں زمین کی فروخت کے لین دین میں کئی سو کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی ہے۔ پولیس کمشنر سے اس کی شکایت کرنے کے بعد انہوں نے اقتصادی جرائم ونگ سے تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ایم پی بالیا ماما نے واضح کیا کہ انہوں نے مرکزی وزیر تعلیم سے لوک سبھا حلقہ میں کیندریہ ودیالیہ قائم کرنے کے لیے بات کی ہے اور اس سلسلے میں جلد ہی فیصلہ کیا جائے گا۔بھیونڈی کے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما نے بدھ کو منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بھیونڈی لوک سبھا حلقہ میں جو کچھ حکمراں ممبران پارلیمنٹ دس سالوں میں نہیں کر سکے، میں نے ایک سال میں ایمانداری سے کرنے کی کوشش کی ہے۔وہ لوک سبھا کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے ایک سال مکمل ہونے کے موقع پر بھیونڈی میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔لوک سبھا انتخابات میں ٹورینٹ کے تعلق سے بھیونڈی کے باشندوں سے کئے گئے وعدے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پچھلے دس سالوں میں کسی نے ٹورینٹ پاور کا لفظ نہیں بولا تھا، لیکن میں نے لوک سبھا میں اس پر آواز اٹھائی ہے۔ایم پی مہاترے نے یقین دلایا کہ 2027 کے بعد سب کے تعاون سے ٹورینٹ کے بارے میں صحیح فیصلہ لیا جائے گا۔ مرکزی وزیر صحت کی طرف سے آنجہانی اندرا گاندھی اسمرتی نائب ضلع اسپتال کی حیثیت کو اپ گریڈ کرنے کے لیے کی گئی فالو اپ کارروائی، جو شہری اور دیہی علاقوں کے 15 لاکھ لوگوں کی صحت کا خیال رکھتی ہے، کو ضلع اسپتال میں تبدیل کرنے کے لیے کی گئی کارروائی کامیاب رہی اور ریاستی محکمہ صحت نے اس سلسلے میں ایک سروے شروع کر دیا ہے۔ ایم پی بالیا ماما نے بتایا کہ بھیونڈی کے لوگوں کے لیے ریل سفر کو بہتر بنانے کے لیے وزیر ریلوے سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ بھیونڈی اور دیوا کے درمیان وسئی دیوا ریلوے لائن پر ریل سروس کو بڑھایا جائے اور اس لائن پر لمبی دوری کی ٹرینوں کو بھیونڈی روڈ ریلوے اسٹیشن پر رکنے کی اجازت دی جائے۔اس وقت کے ایم پی نے مرباڑ ریلوے لائن پر فالو اپ ایکشن نہیں لیا تھا لیکن ہم نے ایسا کرنے کے بعد یہ کام آگے بڑھایا ہے۔شاہ پور کا پانی کا مسئلہ سنگین ہے۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے بھاولی پروجیکٹ کے لیے بڑھے ہوئے فنڈز کو منظوری دی تھی۔لیکن پانی صاف کرنے کا پلانٹ نہیں بنایا گیا۔ٹھیکیدار پائپ لائن بچھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور کریڈٹ لینے والے ٹھیکیدار کے بل کلیئر کر کے فیصد حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ریونیو منسٹر کے پاس زمین کی منتقلی کی تجویز تھی۔ایم پی سریش مہاترے نے یہ بھی کہا کہ اس پر عمل درآمد سے پانی صاف کرنے کے مرکز کے قیام کا راستہ آسان ہو گیا ہے۔مرکز نے بھیونڈی شہر میں ورال جھیل کی خوبصورتی کے کام کے لیے 53 کروڑ روپے کا فنڈ منظور کیا ہے، لیکن میں ریاستی حکومت سے اس میں 40 فیصد حصہ لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ٹرانسپورٹ ادارے اہم مسئلہ- شاہراہوں اور ریاستی راستوں پر ٹریفک کی بھیڑ کا مسئلہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔اس کے حل کے لیے حکومتی مشینری اور پولیس انتظامیہ سے ہمیں مناسب تعاون نہیں مل رہا۔ ہم نے عہدیداروں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انتظامیہ نے پانچ اجلاس منعقد کرنے کے بعد ہمارے تجویز کردہ اقدامات پر عمل درآمد نہ کیا تو مستقبل میں کسی سے ہاتھ نہیں ملیں گے اور نظام کو عوام کے غصے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بھیونڈی- تھانے بائی پاس روڈ کے آٹھ لین کنکریٹنگ کے کام کا معیار خراب ہے۔ تیسری پارٹی کی تنظیم کام کا معائنہ کرے گی اور اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری کے نوٹس میں لانے کے بعد، انہوں نے مثبت جواب دیا اور اس کے لیے ایک رپورٹ تیار کرنے اور فنڈز منظور کرنے کی ہدایت دی۔ بالیا ماما نے کہا کہ میں نے خود 4 مارچ کو بھون میں منعقدہ میٹنگ میں STEM سے مختلف گرام پنچایتوں کے واجبات اور سود کی معافی کے سلسلے میں فیصلہ لیا تھا۔اس کے بعد جب مجھے پتہ چلا کہ کام چل رہا ہے تو 16 مارچ کو سابق ممبران پارلیمنٹ نے سابق ممبر پارلیمنٹ کپل پاٹل کا نام لئے بغیر خط بھیج کر اس کی کریڈٹ لینے کی کوشش کی۔

مانو میں فیشن ٹیکنالوجی اور انٹیریئر ڈیزائن کورسز

داخلوں کی آخری تاریخ میں 9 جولائی تک توسیع

حیدرآباد، 25 جون (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے مختلف گوشوں سے موصول ہوئی نمائندگیوں کے پیش نظر فیشن ٹیکنالوجی اور انٹیریئر ڈیزائن کے مختلف کورسز میں داخلوں کی آخری تاریخ میں 9 جولائی 2025ء تک توسیع کی ہے۔سمانا کالج آف ڈیزائن اسٹڈیز کی جانب سے سرٹیفکیٹ، ڈپلوما اور انڈر گریجویٹ پروگرامس میں داخلے دیئے جاری ہیں ہے۔ داخلوں کے لیے درخواستیں صرف آن لائن ہی یونیورسٹی کی ویب سائٹ manuu.edu.in پر داخل کی جا سکتی ہیں۔پروفیسر عبدالواحد، ڈین اسکول آف ٹیکنالوجی کے بموجب بی ایس سی فیشن ٹیکنالوجی اور انٹیریئر ڈیزائن ان دونوں کورسز کا دورانیہ چار سال ہے۔جبکہ ڈپلوما ان فیشن ٹیکنالوجی اور انٹیریئر ڈیزائن 2 سال کے کورسز ہیں۔اس کے علاوہ سرٹیفکیٹ ان فیشن ٹیکنالوجی اور انٹیریئر ڈیزائن ایک سال کے کورسز ہیں۔ پروفیسر عبدالواحد کے مطابق مانو ماڈل اسکول اور مانو پالی ٹیکنیکس کے طلبہ کے لیے فیس میں خصوصی رعایت کی گئی ہے۔مزید تفصیلات موبائل نمبر 8106528786 سے یا یونیورسٹی ویب سائٹ manuu.edu.in سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ایم پی ایس سی میں اردو ادب کی شمولیت: لسانی انصاف کا تقاضا

جلگاؤں:25/جون (عقیل خان بیاولی) مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) نے سال 2025 سے ریاستی خدمات کے مین امتحان کے طریقۂ کار میں ایک اہم تبدیلی کا ۲۰۲۵ سے اعلان کیا گیا ہے۔اب یہ امتحانات معروضی طرز (MCQ) کے بجائے تشریحی انداز میں منعقد کیے جائیں گے، بالکل ویسے ہی جیسے کہ یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC) میں رائج ہے۔ اس نئے نظام میں جنرل اسٹڈیز کے چار پرچے، مضمون نویسی، اہلیت پر مبنی پرچہ، اور ایک اختیاری مضمون شامل کیا گیا ہے۔اختیاری مضامین کی فہرست میں 25 موضوعات کو شامل کیا گیا ہے، جن میں مراٹھی، ہندی، انگریزی سماجیات، معاشیات، نفسیات، سیاسیات، حیاتیات وغیرہ شامل ہیں۔لیکن حیرت انگیز طور پر اردو زبان وادب کو اس فہرست سے باہر رکھا گیا ہے۔یہ فیصلہ نہ صرف لسانی توازن کے منافی ہے بلکہ مہاراشٹر کی ایک بڑی اقلیتی آبادی کے تعلیمی، ثقافتی اور سماجی حقوق پر ضرب کے مترادف بھی ہے۔2011ء کی مردم شماری کے مطابق مہاراشٹر میں مسلم آبادی کا تناسب 11.54 فیصد ہے، اور مسلم طلبہ کی ایک بڑی تعداد اردو کو ذریعہ تعلیم کے طور پر اختیار کرتی ہے۔اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیب وتمدن، شاعری، فلسفہ، سیاست اور روحانیات کی نمائندہ زبان ہے۔اس زبان کا امتحانی نظام سے اخراج دراصل ایک طبقے کو مسابقتی میدان سے نکالنے کے مترادف ہے۔یہی وجہ ہے کہ پاچورہ کے فعال ادبی ادارے لٹریری فورم اور جلگاؤں کی متحرک سماجی تنظیم ایکتا سنگھٹنا نے اس فیصلے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔لٹریری فورم نے تحصیل دار پاچورہ کے توسط سے ریاستی حکومت کو محضر پیش کی، جب کہ ایکتا سنگھٹنا نے ضلع کلکٹر جلگاؤں کے ذریعہ وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ اور دیگر متعلقہ حکام تک یہ مطالبہ پہنچایا۔اس مطالبے کے پیچھے ایک ٹھوس دلیل، عدل ومساوات کا تقاضا اور لسانی حساسیت کی اپیل موجود ہے۔پاچورہ کی لٹریری فورم کی نمائندگی شیخ جاوید شیخ سنجیدہ، سلمان شوکت معاذ شیخ، ایڈوکیٹ وسیم باغبان نے کی، جبکہ جلگاؤں میں فاروق شیخ، انیس شاہ، نجم الدین شیخ، انور صیقلگر، خلیل شیخ، مجاہد خان، رئیس شیخ، وسیم شیخ، معین الدین قریشی اور دیگر نے پیش قدمی کی۔لسانیات کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی زبان کی ترقی وبقا کا انحصار اس کے سرکاری وتعلیمی اداروں میں موجودگی پر ہے۔اردو کو اختیاری مضمون سے محروم رکھنا دراصل اس زبان کے علمی وادبی سرمایے کو محدود کرنے کی ایک کوشش محسوس ہوتی ہے۔یہ زبان نہ صرف لاکھوں طلبہ کی مادری زبان ہے بلکہ مہاراشٹر کی ادبی، ثقافتی وتاریخی وراثت کا بھی اہم جز ہے۔حکومتِ مہاراشٹر اور MPSC کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے کو محض لسانی نہیں بلکہ تعلیمی، سماجی اور آئینی تناظر میں دیکھیں۔آئینِ ہند ہر شہری کو مساوی مواقع فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ایسے میں اردو زبان کے ساتھ یہ امتیازی رویہ ایک پورے طبقے کو ریاستی خدمات کی دوڑ سے باہر نکال سکتا ہے، جو نہ صرف اجتماعی محرومی کو جنم دے گا بلکہ گہرے سماجی انتشار کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ریاستی حکومت فوری طور پر اس مطالبے پر ہمدردانہ غور کرے، اور اردو ادب کو بھی دیگر زبانوں ومضامین کے برابر حیثیت دیتے ہوئے اختیاری مضامین کی فہرست میں شامل کیا جائے۔یہ اقدام نہ صرف اقلیتی طلبہ کے حق میں ہوگا بلکہ مہاراشٹر کی کثیر لسانی شناخت کو بھی تقویت دے گا۔زبان کے ساتھ انصاف، قوم کے ساتھ انصاف ہوتا ہے۔اور اردو صرف زبان نہیں، تہذیب کا آئینہ ہے۔

بھیونڈی کانگریس پارٹی کے تنظیمی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے میٹنگ

کانگریس آئندہ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن انتخابات میں میئر بائے گی- جیا پٹیل

بھیونڈی :25/جون (شارف انصاری):- بھیونڈی ضلع مرکزی دفتر میں پارٹی انچارج کانگریس پارٹی جنرل سکریٹری جیا پٹیل کی صدارت میں آئندہ بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن انتخابات کے لیے بھیونڈی سٹی ضلع کانگریس پارٹی کے تنظیمی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔جس میں آئندہ میونسپل کارپوریشن انتخابات سے قبل بھیونڈی سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس پارٹی اور پارٹی کی تنظیم کو نچلی سطح پر مضبوط کرنے کے لئے موجودہ پارٹی عہدیداروں اور ذمہ داروں و کانگریسی قائدین کے ساتھ گہرائی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔اس موقع پر ریاستی جنرل سکریٹری جیا پٹیل کا استقبال بھیونڈی سٹی ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر ایڈووکیٹ عبدالرشید طاہر مومن نے پھولوں کا گلدستہ پیش کر کے کیا۔ اس پروگرام میں ریاستی کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری طارق فاروقی، پی ایس سی کے رکن جاوید فاروقی، پی ایس سی رکن سلام شیخ، ضلع خواتین صدر رخسانہ قریشی، نائب صدر کمار پھڑترے، ضلع جنرل سکریٹری عرسی اعظمی، سابق کارپوریٹر شکیل پاپا، شاہد صدیقی، اکرم انصاری، عابد منصف، تمام بلاک صدر کانگریس، فرنٹ سیل کے صدر، فرنٹ سیل کے تمام عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔ پارٹی کے ضلعی جنرل سکریٹری عرسی اعظمی نے کہا کہ اس اہم میٹنگ میں ریاستی جنرل سکریٹری جیا پٹیل نے پارٹی کے سبھی لیڈروں کو پارٹی سے متعلق کچھ خاص ہدایات دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن انتخابات میں پارٹی کے تمام لیڈران اور کارکنان پوری طاقت کے ساتھ مل کر الیکشن میں کام کریں گے، پارٹی تنظیم کو مضبوط کریں گے اور بھیونڈی میں کانگریس پارٹی کا میئر بنا کر بھیونڈی میونسپل کارپوریشن پر ایک بار پھر کانگریس کا جھنڈا لہرائیں گے۔ انہوں نے پارٹی کے تنظیمی کاموں پر اطمینان کا اظہار کیا۔

جیو میں سرمایہ کاری میری زندگی کا سب سے بڑا جوکھم تھا۔مکیش امبانی

جیو کی اندرون ملک 5G ٹیکنالوجی دنیا کی بہترین ٹیکنالوجیز میں سے ایک ہے۔امبانی

ممبئی، 25 جون، 2025۔ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر مکیش امبانی نے کہا ہے کہ ٹیلی کام سیکٹر کے جیو میں بھاری سرمایہ کاری کرنا ان کے کیریئر کا "سب سے بڑا جوکھم" تھا۔اس وقت بہت سے تجزیہ کار اس کی کامیابی پر شکوک وشبہات کا اظہار کر رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان ایسی جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے لیے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اگرچہ جیو میں سرمایہ کاری کسی وجہ سے متوقع فوائد نہیں دے سکتی ہے، تب بھی اسے ہندوستان کو ڈیجیٹل بنانے کی طرف ایک بڑا قدم سمجھا جائے گا۔امبانی نے میک کینسی اینڈ کمپنی کو انٹرویو دیتے ہوئے اس کا انکشاف کیا۔ریلائنس جیو میں سرمایہ کاری کا فیصلہ آسان نہیں تھا۔"اس وقت، ہم اپنا پیسہ خود لگا رہے تھے اور میں خود اکثریت کا حصہ دار تھا۔ ہم نے بڑے خطرات مول لیے کیونکہ پیمانے ہمارے لیے بہت اہم تھے اور اہداف بھی بہت زیادہ تھے۔ 5 جی ٹکنالوجی کے بارے میں بات کرتے ہوئے مکیش امبانی نے کہا کہ جیو کی 5 جی ٹیکنالوجی کا پورا انفراسٹرکچر مکمل طور پر اندرون ملک تیار کیا گیا ہے۔ ہم نے ہر جزو- کور، ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر بنایا ہے۔ ہم نے ایریکشن اور نوکیا کو صرف 20٪ میں شامل کیا ہے، تا کہ ہم اپنے سسٹم کو عالمی معیار پر جانچ سکیں۔ میں نے اپنی ٹیم سے کہا، آپ کو ان سے بہتر ہونا پڑے گا، اور آج وہ ان سے بہتر ہیں۔" مستقبل کے منصوبوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مکیش امبانی نے کہا کہ "میں ہمیشہ کہتا تھا کہ ہمیں ٹیکنالوجی کا مالک بننا ہے نہ کہ صرف صارف، ہمیں اختراعی بننا ہے۔ ریلائنس آج ایک گہری ٹیکنالوجی اور جدید مینوفیکچرنگ کمپنی بننے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ہم نے اسے ٹیلی کام کے ساتھ شروع کیا ہے۔اپنے والد دھیرو بھائی امبانی کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "میرے والد کہتے تھے ریلائنس ایک عمل ہے، ایک ایسا ادارہ جو ہمارے بعد بھی جاری رہنا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ ریلائنس ہمارے بعد بھی زندہ رہے۔ ریلائنس 2027 میں اپنی گولڈن جوبلی منائے گا، میرا خواب ہے کہ ریلائنس 100 سال تک ہندوستان اور انسانیت کی خدمت جاری رکھے۔

لاہور ہائیکورٹ نے 9 مئی کے 8 مقدمات میں عمران کی ضمانت مسترد کی

لاہور۔25/جون۔ایم این این۔لاہور ہائی کورٹ نے منگل کے روز پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی طرف سے 9 مئی 2023 کے فسادات سے منسلک آٹھ مقدمات میں دائر ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دیں، جس سے پارٹی کی جانب سے شدید تنقید کی گئی، جس نے اس فیصلے کو "انصاف کی صریح اسقاط حمل" قرار دیا۔ یہ فیصلہ جسٹس شہباز علی رضوی کی سربراہی میں دو رکنی بنچ نے استغاثہ اور دفاع دونوں کے دلائل کے اختتام کے بعد سنایا۔عمران کی قانونی ٹیم نے استدلال کیا تھا کہ سابق وزیر اعظم کو مصدقہ شواہد کے بغیر پھنسایا گیا جب وہ پہلے ہی زیر حراست تھے اور انہوں نے تشدد میں ملوث ہونے سے انکار کیا۔خان کی بدعنوانی کے مقدمے میں گرفتاری کے بعد 9 مئی کو ملک بھر میں بدامنی پھیل گئی اور اس میں لاہور کے جناح ہاؤس سمیت سول اور فوجی تنصیبات پر حملے بھی شامل تھے۔

پونے ایجوکیشن ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر گنپت مورے کا استقبال

پونے:25/جون: پونے ڈویژن ایجوکیشن کے نومنتخب ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر گنپت مورے صاحب کا فیڈریشن آف مائیناریٹی ایجوکیشنل آرگنائزیشن (FAME) کے ریاستی کوآرڈینیٹر شبیر شاکر شیخ، ڈاکٹر حافظ شعیب انصاری پرنسپل، فدائے ملت انگلش اسکول، پونے اور اعجاز عبدالغنی شیخ، پرنسپل گلوبل جونیئر کالج آف آرٹس، کامرس اینڈ سائنس، ممبئی نے شال اور گلدستے پیش کر کے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور مستقبل کے لیے نیک تمنائیں پیش کی۔

اتر بھارتیہ سماج سیوا سنستھا خواتین کی ایگزیکٹو کمیٹی کا عہدہ تقسیم کی تقریب اختتام پذیر

شمالی ہندوستانیوں نے بھیونڈی کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے-روی کانت ساونت

بھیونڈی :25/جون (شارف انصاری) :-۔اتر بھارتیہ سماج سیوا سنستھا بھیونڈی کی خواتین یونٹ کی طرف سے منعقدہ پوسٹ ڈسٹری بیوشن تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بھیونڈی سٹی ضلع بی جے پی کے صدر روی کانت ساونت نے کہا کہ اس کمیونٹی نے بھیونڈی کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔بھیونڈی ویسٹ سے بی جے پی کے ایم ایل اے مہیش چوگھلے کی ہیٹ ٹرک جیت میں شمالی ہند کے لوگوں کے تعاون کی تعریف جتنی کی جائے کم ہے۔میری پارٹی ہر خوشی اور غم میں شمالی ہندوستانیوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ناگرک سہکاری بینک بھیونڈی کی ڈائرکٹر سابق کارپوریٹر کلپنا شرما نے کہا کہ خواتین کی طاقت کے مضبوط ہونے سے قوم اور معاشرہ مضبوط ہوگا، اس لیے خواتین کو بااختیار بنانا ضروری ہے۔خواتین کے یونٹ کی ایگزیکٹو پوسٹ کی تقسیم کی تقریب کا اہتمام بی ایم پی اے ہال میں اتر بھارتیہ سماج سیوا سنستھا بھیونڈی کی خواتین کی صدر ڈاکٹر سواتی سنگھ نے کیا تھا۔اس پروگرام کے مہمان خصوصی بی جے پی ضلع صدر روی کانت ساونت، سماج سیویکا کلپنا شرما، ڈاکٹر سروج بھدوریا، بھیونڈی بی جے پی یوا مورچہ کے صدر راجو چوگھلے اور ڈاکٹر شمشیر سنگھ اسٹیج پر موجود تھے، پروگرام کی صدارت تنظیم کے صدر کرشنا گوپال سنگھ دادا ٹھاکر نے کی۔تعارفی تقریر میں ڈاکٹر سواتی سنگھ نے خواتین کے معیار زندگی کو بلند کر کے انہیں بااختیار بنانے کے منصوبوں پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں جیوتی مشرا نائب صدر، راگنی مشرا نائب صدر، شالنی پرجاپتی نائب صدر، ایشوریہ گپتا جنرل سکریٹری، اوما سنگھ جنرل سکریٹری، اور ایگزیکٹو ممبران ڈاکٹر سیجل شکلا، وندنا دیوی موریہ، ریتا یادو، ریکھا مشرا اور سیتا شرما کو مہمانوں کے ذریعہ تقرری خط دیے گئے۔ پروگرام میں تنظیم کے عہدیداران ایڈووکیٹ پروین مشرا، منوج سنگھ، رام شنکر کیسروانی، سدا سنگھ، جتیندر تیواری، بالمکند شکلا، پی ڈی یادو اجیت ٹھاکر، پریم تیواری، اور خواتین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظامت تنظیم کے ورکنگ پریزیڈنٹ ایڈووکیٹ پروین مشرا نے احسن طریقے سے انجام دیا۔

شفاء تو ہر وقت مانگی چاہیئے!

صرف بیماریوں سے نہیں حد سے بڑھتی ہوئی خواہشات سے، کسی کے خلاف پیدا ہونے وال بعض سے، حسد سے، شر سے، نفرت سے، کینہ سے، گندی سوچوں سے، اور ذہنی سکون چھین لینے والے انسانوں سے۔ ایسے بھی وہم آدھا مرض ہے، اطمینان آدھی دوا ہے صبر شفاء کی پہلی سیڑھی ہے۔

ڈاکٹر ممتاز خان
مجگاؤں، ممبئی 10

تصویری نمائش کے ذریعے ایمرجنسی کے دور کی تاریخ کا مشاہدہ ممکن: کلکٹر

ضلع اطلاعات دفتر کی جانب سے ایمرجنسی کے واقعات پر مبنی تصویری نمائش کا اہتمام

بزرگ شہریوں اور طلباء کا نمائش کو زبردست ردعمل

ناندیڑ: 25/جون (ورق تازہ نیوز) ملک میں 25 جون 1975 کو ایمرجنسی نافذ کی گئی تھی۔ آج اس واقعے کو 50 سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر اُن شہریوں کی جدوجہد، قید و بند کی کہانیوں اور زیرزمین تحریکوں کی جھلک تصویروں اور معلومات کی شکل میں اس نمائش کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔ ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے کہا کہ اس تصویری نمائش کے ذریعے شہری ایمرجنسی کے دوران پیش آنے والے تمام حالات اور تاریخی واقعات کو محسوس کر سکیں گے۔ ضلع اطلاعات دفتر کی جانب سے اس ایمرجنسی دور کے تصویری و معلوماتی نمائش کا اہتمام ضلع لائبریری دفتر، ناندیڑ میں کیا گیا ہے۔ اس نمائش کا افتتاح آج ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کے ہاتھوں فیتہ کاٹ کر کیا گیا۔ اس موقع پر ایمرجنسی کے دوران فعال طور پر شریک رہنے والے لکشمن کلکرنی، تو کارام وارکڈ، پربھاکر اونچادکر، نندکمار کلکرنی، دیگر سرگرم شہری، ان کے وارثین، ضلع لائبریری افسر انیل سوریہ ونشی، اطلاعات دفتر کی نائب ایڈیٹر اکا پاٹل، طلباء اور بڑی تعداد میں شہری موجود تھے۔ ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے کہا کہ ہمارا ملک ایک جمہوری ملک ہے، اور ہمیں یہ جمہوریت بڑی قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ سن 1975 میں ایمرجنسی کے دوران کئی شہریوں کو جیل جانا پڑا، بہت سوں نے زیرزمین رہ کر کام کیا۔ جمہوریت کے تحفظ کے لیے ان کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ حکومت کی جانب سے ایسے تمام شامل افراد کو اعزازی وظیفہ دیا جاتا ہے۔ ان تمام افراد کے لیے ضلع کلکٹر نے کلمات تشکر پیش کیے۔ اس موقع پر کلکٹر راہول کرڈیلے کے ہاتھوں موجود ایمرجنسی کے دوران سرگرم رہے شہریوں اور ان کے وارثین کو پھولوں کا گلدستہ اور "لوکراجیہ" شمارہ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ لکشمن کلکرنی نے ایمرجنسی میں کی گئی جدوجہد کی تفصیلات بھی پیش کیں۔ یہ تصویری نمائش شری گرو گووند سنگھ جی اسٹیڈیم کے قریب ضلع لائبریری دفتر، ناندیڑ میں آج اور کل عوام کے لیے کھلی رہے گی۔ ضلع اطلاعات دفتر نے تمام شہریوں سے اس نمائش کو ضرور دیکھنے کی اپیل کی ہے۔

ناندیڑ شہر و اطراف کا آئندہ 25 سال کا ماسٹر پلان تیار کیا جائے

نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا' ایم ایم آر ڈی اے کو فوری میٹنگ اور رہنمائی کا حکم

ممبئی، 25 جون: (ورق تازہ نیوز) نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے آج ہدایت دی کہ ناندیڑ شہر اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی اگلے 25 سال کے لیے منصوبہ بندی کے تحت ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے ماسٹر پلان تیار کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ایم ایم آر ڈی اے کو فوری طور پر ناندیڑ کے ضلع کلکٹر، میونسپل کمشنر اور دیگر متعلقہ محکموں کے ساتھ میٹنگ کر کے رہنمائی کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ یہ ہدایات آج سہیادری گیسٹ ہاؤس، ممبئی میں منعقدہ ناندیڑ شہر کی ترقی کے حوالے سے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران دی گئیں، جہاں نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے واضح کیا کہ ناندیڑ ایک مذہبی اور تاریخی اہمیت والا شہر ہے، اور اسے منظم انداز میں ترقی دینا نہایت ضروری ہے۔ لاکھوں

عقیدت مند ہر سال ملک اور بیرون ملک سے یہاں آتے ہیں، اس لیے یہاں معیاری سڑکیں، نکاسی آب کا بہتر نظام اور سرسبز مقامات (باغات) ہونا ضروری ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ اگلے 25 سال کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی منصوبہ بنایا جائے۔ اگر ضرورت ہو تو، بین الاقوامی سطح کا مشیر مقرر کیا جائے جو ناندیڑ کو ایک مقدس شہر کی حیثیت سے سیاحتی ترقی کی سمت میں لے جانے میں مدد کرے۔ میٹنگ میں ایم پی اشوک چوہان، اجیت گوپچھڑے، رویندر چوہان' ایم ایل اے ہمنت پاٹل، بالاجی کلیانکر، آنند بونڈارکر' شہری ترقی محکمہ کے پرنسپل سیکریٹری گووندراج' ایم ایم آر ڈی اے کے ایڈیشنل کمشنر وکرم کمار ناندیڑ کے ضلع کلکٹر اور میونسپل کمشنر ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شامل ہوئے۔ اجلاس میں تمام ارکان نے ناندیڑ شہر اور اس کے اطراف کی ترقی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور شہر کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کیں۔

شری گرو گوبند سنگھ جی سرکاری صنعتی تربیتی ادارے میں

طلبہ کے لیے جدید ٹیکنالوجی پر مبنی نمائش کا انعقاد

ناندیڑ، 25 جون: (ورق تازہ نیوز) موجودہ دور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ آج ہر شعبے میں AI (مصنوعی ذہانت) جیسی ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ صنعتی تربیتی ادارے میں زیر تربیت طلبہ کو اس ٹیکنالوجی کی معلومات فراہم کرنے اور تعلیمی معیار و انڈسٹری کی مہارتوں کے درمیان موجود خلا کو پُر کرنے کے مقصد سے BMS** اور Tata **Strive کے اشتراک سے **جدید ٹیکنالوجی پر مبنی پراجیکٹ اور پوسٹر نمائش** کا اہتمام **شری گرو گوبند سنگھ جی سرکاری صنعتی تربیتی ادارہ، ناندیڑ میں کیا گیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی ہرشد شاہ (آئی ایم سی رکن، صنعتی تربیتی ادارہ ناندیڑ) تھے۔ ایس جی جی ایس انجینئرنگ کالج کے ایچ او ڈی ڈاکٹر گنیش پاکلے نے معائنہ کار کے طور پر شرکت کی، جب کہ ہجور صاحب صنعتی ادارہ ناندیڑ** کے **بھیم سنگھ** اور **جگجیت پال** بھی موجود تھے۔ پروگرام کی صدارت ادارے کے پرنسپل سچن سوریہ ونشی نے کی۔ BMS اور Strive Tata کے مینیجرز بھی اس موقع پر موجود تھے۔ BMS اور Strive Tata کے اشتراک سے طلبہ کو ان کی قابلیت بڑھانے کے لیے آن لائن تربیت دی گئی، اور تربیت مکمل کرنے والے طلبہ کو سرٹیفکیٹ بھی دیے گئے۔ ہرشد شاہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی بدولت روزمرہ کے کام تیز اور آسان ہو جاتے ہیں، اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ وہ ٹیکنالوجی کو اپنائیں۔ ادارے کے پرنسپل سچن سوریہ ونشی نے اپنے صدارتی خطاب میں طلبہ سے کہا کہ وہ قدر افزا تعلیم (Added Value Education)** حاصل کریں کیونکہ ٹیکنالوجی کے ذریعے تعلیم کے نئے دروازے کھل رہے ہیں، جن سے فائدہ اٹھا کر طلبہ اپنی زندگی بہتر بنا سکتے ہیں۔ نمائش میں حصہ لینے والے تمام طلبہ کی ستائش کی گئی۔ پہلا، دوسرا اور تیسرا انعام حاصل کرنے والے طلبہ کو BMS** اور Tata **Strive کی جانب سے انعامات دیے گئے۔ پروگرام کی مکمل منصوبہ بندی ادارے کی گروپ انچارج محترمہ کے۔ ٹی۔ داسواڈ نے کی، جب کہ شکریہ کی رسم ** قومی خدمت اسکیم کے افسر ڈی۔ اے۔ پوتدار نے انجام دی۔ پروگرام میں بڑی تعداد میں ** والدین، طلبہ اور ادارے کے عملے نے شرکت کی۔

عزت نہ دو؛ مگر توہین تو نہ کرو!

جمہوریت کے سپاہیوں میں ناراضگی؛ غیر فعال ضلع انتظامیہ کی سخت الفاظ میں مذمت

پربھنی، 25 جون (نمائندہ): 25 جون 1975 کو اس ملک میں آئین کا قتل کرتے ہوئے اُس وقت کی حکومت نے ملک پر ایمرجنسی نافذ کی تھی۔ آج اس واقعے کو 50 سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر مرکزی اور ریاستی حکومت کی جانب سے "آئین قتل دن" منانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اسی کے مطابق ہر ضلع میں اُن جمہوریت کے سپاہیوں کو، جنہوں نے ایمرجنسی کے دوران قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، باقاعدہ پروگرام کے ذریعے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے دستخط والا تعریفی سند دے کر عزت افزائی کی جانی تھی۔ حکومتِ مہاراشٹر نے واضح ہدایت دی تھی کہ پورے ریاست میں ایسے پروگرام ایک ہی دن، یعنی 25 جون کو ضلع سطح پر منعقد کیے جائیں۔ چنانچہ تمام اضلاع میں سرکاری مشینری نے ان ہدایات کے مطابق پروگرام منعقد کیے — اور وہ کامیابی سے مکمل بھی ہوئے۔ ضلع انتظامیہ نے ان تمام جذبات پر پانی پھیر دیا۔ ضلع کے کسی بھی جمہوریت کے سپاہی کو 25 جون 2025 تک اس تعلق سے کوئی اطلاع نہیں دی گئی اور نہ ہی رسمی طور پر مدعو کیا گیا۔ حالانکہ ان تمام سپاہیوں کی مکمل معلومات پتے سمیت انتظامیہ کے پاس موجود تھیں، مگر افسران نے اس کی ذرا برابر بھی پرواہ نہیں کی۔ اس کے برخلاف صرف ایک بینر لگا کر، ایک ہی جمہوریت کے سپاہی کو بلا کر ان کی عزت افزائی کر دی گئی اور اسی کی تصویر بطور ثبوت رکھ کر پورے پروگرام کو انجام دیا گیا، یہ ضلع انتظامیہ کی منظم چال تھی۔ نتیجتاً ضلع کے بیشتر جمہوریت کے سپاہی اس سرکاری تقریب سے یکسر محروم رہے۔ انتظامیہ کی اس لاپروائی اور گستاخانہ رویے سے ان جمہوریت کے سپاہیوں میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ سپاہیوں نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "عزت تو ملی نہیں، لیکن اس حرکت سے ہمیں سخت توہین کا سامنا کرنا پڑا ہے"۔ ضلع جمہوریت سپاہی سنگھ نے اس سارے واقعے پر مقامی انتظامیہ کی سخت مذمت اور شدید الفاظ میں احتجاج درج کیا ہے۔ ساتھ ہی اس معاملے کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے، متعلقہ افسران کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ایمرجنسی کے دوران جدوجہد کرنے والے افراد کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کے دستخط والا تعریفی سند دے کر اعزازا

ناندیڑ، 25 جون: (ورق تازہ نیوز) 25 جون 1975 سے 31 مارچ 1977 کے درمیان نافذ ایمرجنسی کے پس منظر میں، جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرنے والے اور اس کے لیے قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے والے افراد کو آج ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کے ہاتھوں باقاعدہ طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ ضلع کلکٹر آفس میں منعقد اس خصوصی تقریب میں ایمرجنسی میں شامل رہے جدوجہد کرنے والے افراد کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کے دستخط والا ** تعریفی سند ** اور ** شال ** پیش کر کے اعزاز بخشا گیا۔ اس موقع پر کئی بزرگ حضرات بھی موجود تھے، جنہیں ضلع کلکٹر نے خود ان کی نشست پر جا کر عزت دی۔ اس تقریب میں ** رہائشی نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر ایمرجنسی میں براہ راست شریک رہنے والے لکشمن کلکرنی، تو کارام وارکڈ، پربھاکر اونچادکر، نندکمار کلکرنی ** سمیت کئی دیگر شہری اور ان کے وارثین موجود تھے۔ اس موقع پر جن افراد یا ان کے اہل خانہ کو تعریفی سند اور شال دے کر اعزاز سے نوازا گیا، ان میں شامل ہیں: لکشمن کشورراؤ کلکرنی، تو کارام شنکرراؤ وارکڈ، شیام سندر شنکرراؤ جہانگیردار، منوہر ایکناتھ کندرے، مہاجن شنکر پمپلدارے، اور درجنوں وارثین جیسے اُوشا ناتو، پربھاوتی سرڈیش پانڈے، لیلابائی برہمناٹھکر، سنجیونی درگو، شرتابائی تیواڑی، متھورابائی جوشی، کانتابائی انکمور، سنگیتا ساکھریکر، شیواجی واگھمارے، دتا واگھمارے، ماروتی کندرے، بھیم ؟ اؤ ونجے، دشارتھ کلیانکر، وشنو گائیکواڑ، انانداگائیکواڑ، اور کئی دیگر۔ تقریباً 80 سے زائد افراد یا ان کے اہل خانہ کو عزت افزائی کے لیے بلایا گیا تھا۔ ان سب کو وزیر اعلیٰ کی دستخطوں والا سمان پتر (تعریفی سند) اور اعزازی شال پیش کی گئی۔ ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے اپنے خطاب میں ان تمام افراد کی قربانیوں اور جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا، اور کہا کہ یہ اعزاز ان کی خدمات کا ایک چھوٹا سا اعتراف ہے، جنہوں نے جمہوریت کے تحفظ کے لیے اپنی زندگیاں داؤ پر لگا دیں۔ یہ تقریب نہ صرف ایک رسمی موقع تھا بلکہ ایمرجنسی کے خلاف جدوجہد کی ایک تاریخی یادگار بھی بن گئی، جس میں ان مجاہدین اور ان کے خاندانوں کو سرکاری سطح پر شکرگزاری اور عزت سے نوازا گیا۔

ایم ایل اے کلیانکر برہم ہو گئے اور محصول وزیر سے بھڑ گئے

اسداللہ آباد انعامی زمین کے اختیارات ضلع کلکٹر کو ہی دیے جائیں

ناندیڑ:25/جون (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے اسداللہ آباد علاقے کی انعامی زمینوں سے متعلق فیصلے کا اختیار اب حکومت کے پاس چلا گیا ہے۔ اس کے باعث وہاں کے مقامی رہائشی ایک بار پھر معاشی بحران میں پھنس گئے ہیں۔ اس مسئلے کو مدنظر رکھتے ہوئے، انعامی زمین کے فیصلے کا تمام اختیار دوبارہ ضلع کلکٹر کو سونپنے کی مانگ ایم ایل اے بالاجی راؤ کلیانکر نے محصول وزیر چندر شیکھر باونکولے سے کی ہے۔ شہریوں کے مفاد میں ایم ایل اے کلیانکر نے وزیر سے تکرار کرتے ہوئے زور دیا کہ یہ اختیار دوبارہ کلکٹر کو دیا جائے، جس پر اب سیاسی حلقوں میں بحث شروع ہوگئی ہے۔ اس انعامی زمین کا معاملہ گزشتہ کئی برسوں سے زیر التوا تھا۔ ان زمینوں کی وجہ سے مقامی باشندوں کو مالکانہ حقوق حاصل کرنے، تعمیرات کے اجازت نامے حاصل کرنے اور دیگر قانونی معاملات میں شدید دقتوں کا سامنا تھا۔ اسی کے پیش نظر ناندیڑ شمالی حلقے کے رکن اسمبلی بالاجی راؤ کلیانکر نے یہ معاملہ وزیر محصول کے سامنے پیش کیا۔ کلیانکر نے ملاقات کے دوران وزیر کے سامنے واضح الفاظ میں یہ مسئلہ رکھا اور مقامی شہریوں کو انصاف دلانے کے لیے مطالبہ کیا کہ انعامی زمینوں کا فیصلہ کرنے کا اختیار دوبارہ ضلع کلکٹر کو دیا جائے۔ وزیر باونکولے کو دیا گیا میمورنڈم بھی اسی مطالبے پر مبنی تھا۔ واضح رہے کہ مارچ 2019 میں حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ اسداللہ باد کے س۔ن۔ 34، 28 اور 29/1 جیسے سروے نمبروں میں شامل انعامی زمینوں سے متعلق فیصلہ صرف حکومت کرے گی، اور کلکٹر کے اختیارات کو محدود کر دیا گیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد مقامی رہائشیوں کو زمین کے کاغذات، نام درج کروانے، خرید و فروخت جیسے بنیادی حقوق میں سخت دشواریاں ہونے لگیں۔ ایم ایل اے کلیانکر نے واضح کیا کہ ان مشکلات کی وجہ سے عوام میں شدید ناراضگی ہے، اور عوامی دباؤ کو دیکھتے ہوئے حکومت کو چاہیے کہ 2019 کا فیصلہ واپس لے اور اختیارات دوبارہ ضلع کلکٹر کو دے۔

पाहिजेत
इलेक्ट्रिकच्या गोडाऊन मध्ये सुपर वायझर पाहिजेत .आकर्षक पगार देण्यात येईल
बाहेरगावी व्यक्ती असल्यास राहण्याची सोय करण्यात येईल.
मोबाईल 9423438088

نیویارک میں میئر کا انتخاب جیت کر 33 سالہ ظہران ممدانی نے رقم کی تاریخ، ہندوستان سے ہے گہرا رشتہ

نیویارک: شہر کی سیاست میں ایک نیا چہرہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ یہ چہرہ ہندوستانی نژاد ہے۔ ان کا نام ہے ظہران ممدانی۔ 33 سال کے اس نوجوان لیڈر نے ڈیموکریٹک پارٹی کے میئر عہدہ کے لیے ہوئے پرائمری انتخاب میں سابق گورنر اینڈریو کوومی کو حیرت انگیز طور پر شکست دے دی ہے۔ ممدانی کی فتح نہ صرف ایک سیاسی الٹ پھیر کے طور پر دیکھی جا رہی ہے، بلکہ اسے امریکی سیاست میں ترقی پذیر گروپ کی بڑی کامیابی بھی مانا جا رہا ہے۔ انتخاب کے نتائج برآمد ہونے کے بعد اپنے حامیوں کو خطاب کرتے ہوئے ممدانی نے کہا کہ آج رات ہم نے تاریخ رقم کر دی۔ میں نیویارک سٹی کا ڈیموکریٹک میئر امیدوار بن گیا ہوں۔ حالانکہ، آخری نتائج رینکڈ چوائس ووٹنگ کی بنیاد پر طے ہوں گے، لیکن پہلے مرحلے کی ووٹنگ میں ممدانی کو اتنی مضبوط سبقت ملی ہے کہ ان کی جیت اب تقریباً طے مانی جارہی ہے۔ 4 سال قبل جنسی استحصال کے الزامات کے سبب گورنر عہدہ سے استعفیٰ دینے والے اینڈریو کومو اس بار میئر کی دوڑ میں واپسی کرنے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن پہلے راونڈ کے نتیجوں میں ہی وہ ممدانی سے پیچھے ہو گئے۔ کومو نے اپنی شکست مانتے ہوئے کہا بھی کہ یہ رات ممدانی کی ہے۔ اس نے جیت حاصل کی ہے اور وہ اس کا حقدار ہے۔ انھوں نے ممدانی کو فون کر مبارکباد بھی پیش کی۔ ظہران ممدانی کی انتخابی تشہیر خاص طور سے عام لوگوں کے مسائل پر مرکوز رہی تھی۔ مہنگائی، کرایہ میں راحت، بچوں کی مفت دیکھ بھال اور امیروں پر ٹیکس بڑھانے جیسے ایشوز ان کے انتخابی منشور میں شامل تھے۔ ان کی حمایت میں ریپریزنٹیٹیو الیکزنڈریا اوکاسیو۔ کورٹیز اور سینیٹر برنی سینڈرس جیسے بڑے ترقی پذیر لیڈر بھی سامنے آئے، جس سے ممدانی کی مقبولیت میں زبردست اضافہ ہوا۔ ظہران ممدانی کا ہندوستان سے گہرا رشتہ رہا ہے۔ وہ مشہور ہندوستانی ڈاکیومنٹری فلمساز میرا نایر کے بیٹے ہیں۔ ان کی پرورش ایک کثیر ثقافتی ماحول میں ہوئی ہے، جس کی جھلک ان کی سیاست میں بھی صاف دکھائی دیتی ہے۔

آج حضرت یتیم شاہ قادریؒ عرس صندل شریف

ناندیڑ: (راست) ہر سال کی طرح ہم سال بھی حضرت یتیم شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کا عرس وہ صندل شریف 29 ذی الحجہ 1446 ہجری مطابق 26 جون 2025 بروز جمعرات مقرر ہے۔ 29 ذی الحجہ جمعرات سہ پہر (عصر سے پہلے) درگاہ شریف جدی ومولائی حضرت سید شاہ اسماعیل قادری رحمت اللہ علیہ الملتانی و الغوری (محلہ سیدان) کو صندل چڑھایا جائے گا۔ صندل مالی بعد عصر درگاہ درگاہ شریف حضرت یتیم شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ چوک ناندیڑ ہوگا۔ 27 جون بروز جمعہ بعد نماز فجر تلاوت قرآن پاک و تقسیم تبرک۔ 28 جون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب چراغاں۔ اس طرح کی اطلاع المکلف ڈاکٹر سید ضیاء الحسن قادری الملتانی خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاہ سراج الحسن قادری نور اللہ مرقدہ سجادہ نشین و متولی درگاہ حضرت یتیم شاہ قادری نے دی ہے۔

ممبئی سمیت مہاراشٹر میں مساجد پر نصب لاوڈ اسپیکر ہٹانے کی

پولیس کارروائی پر مسلمانوں میں شدید ناراضگی

ممبئی، 25 جون (ایجنسیز) ممبئی سمیت مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں مساجد پر نصب لاؤڈ اسپیکروں کو ہٹانے کی کارروائیوں پر مسلمانوں میں شدید ناراضگی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اسی سلسلہ میں ممبئی کے میں واقع سرکاری سہیادری گیسٹ ہاؤس میں ایک اہم اجلاس نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں متعدد مسلم تنظیموں کے نمائندوں کے علاوہ ریاستی پولیس اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران بھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی، این سی پی رہنما ثناء ملک، نواب ملک، سابق رکن اسمبلی ذیشان صدیقی، سدھارتھ کامبلے، اور آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی آئی ایم) کے وارث پٹھان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ریاست کی ڈائریکٹر جنرل پولیس رشمی شکلا اور ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مسلم تنظیموں نے الزام عائد کیا کہ پولیس حالیہ دنوں میں متعدد مساجد سے لاؤڈ اسپیکر زبردستی ہٹا رہی ہے، حالانکہ ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق آواز کی حد 45 سے 56 ڈیسی بل کے درمیان ہونا لازمی ہے، لیکن پولیس نہ تو آواز کی سطح کی پیمائش کر رہی ہے اور نہ ہی کوئی نوٹس دیا جا رہا ہے اور سیدھے کارروائی کی جا رہی ہے۔ مسلم تنظیموں کے نمائندوں نے کہا کہ اگر کوئی مسجد ضابطوں کی خلاف ورزی کرتی ہے تو پہلے نوٹس دیا جانا چاہیے یا لائسنس کی تجدید روکنے کی قانونی کارروائی کی جانی چاہیے، مگر بغیر کسی جانچ اور معقول اطلاع کے اسپیکر اتارنا غیر منصفانہ ہے۔ سماج وادی پارٹی کے رہنما ابو عاصم اعظمی نے اجلاس کے دوران بی جے پی رہنما کریٹ سومیا پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہی اس پورے معاملے کے پس منظر میں متحرک ہیں۔ ان کے مطابق کریٹ سومیا مسلم اکثریتی علاقوں، خاص طور پر گوونڈی میں جا کر مقامی پولیس پر دباو؟ ڈال رہے ہیں، جس کے نتیجے میں پولیس یکطرفہ کارروائیاں کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ مسلم نمائندوں نے براہ راست نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار سے ملاقات کر کے اپنا موقف پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ تنظیموں کا ماننا ہے کہ اجیت پوار مہاراشٹر کی مہایوتی حکومت میں وہ واحد رہنما ہیں جن پر مسلم برادری کو اعتماد ہے۔ ان کا ماضی میں مختلف حساس معاملات جیسے ستارا میں مسلم نوجوان کی ہلاکت، میرا روڈ دنگے اور وشال گڑھ میں گھروں کو منہدم کیے جانے کے واقعات پر موقف نسبتاً غیر جانبدار رہا ہے۔ مسلم رہنماؤں کو توقع ہے کہ اجیت پوار اس معاملے میں بھی پولیس کی مبینہ من مانی پر لگام لگائیں گے اور ایک متوازن اور منصفانہ پالیسی اپنانے کی ہدایت جاری کریں گے۔ اے آئی ایم آئی ایم لیڈر وارث پٹھان نے بھی کہا کہ وفد میں مسلم قانون ساز، سماجی کارکن اور کمیونٹی کے نمائندے شامل تھے۔ پٹھان نے کہا، "ہم نے پولیس کی جانب سے مساجد سے لاؤڈ اسپیکرز کو زبردستی ہٹانے اور بغیر کسی کارروائی کے نوٹس جاری کرنے کا معاملہ اٹھایا۔ اس سے شہر میں غیر ضروری کشیدگی پیدا ہو رہی ہے،" جنوبی ممبئی کی مسلم تنظیموں نے قبل ازیں پوار سے ملاقات کی تھی اور اپنے تحفظات پیش کیے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس 45 اور 56 ڈیسیبل کے درمیان ہائی کورٹ کے فیصلہ کردہ قابل اجازت شور کی سطح کی تعمیل کے باوجود مسجد کمیٹیوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ تنظیموں نے بتایا کہ لاؤڈ اسپیکرز کو سیدھا ہٹانے کا کوئی عدالتی حکم نہیں ہے۔ کارروائی صرف اس صورت میں کی جانی چاہیے جب خلاف ورزی ثابت ہو، جیسے نوٹس جاری کرنا یا لائسنس منسوخ کرنا۔ لیکن اس کے بجائے، پولیس مناسب تصدیق کے بغیر نظام کو ختم کر رہی ہے، تنظیموں نے مطالبہ کیا۔ ذرائع کے مطابق، اجلاس میں اجیت پوار نے فریقین کے مؤقف کو تحمل سے سنا اور یقین دہانی کرائی کہ کسی بھی کمیونٹی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی، اور اگر کہیں شکایات ہیں تو اس کی باضابطہ جانچ ہوگی۔

पाहिजेत
इलेक्ट्रिकच्या दु कानात दोन अनुभवी मेकॅनिक पाहिजेत आकर्षक पगार देण्यात येईल अनुभव असल्यास प्रधान्य देण्यात येईल.
बाहेरगावी व्यक्ती असल्यास राहण्याची सोय करण्यात येईल
मोबाईल. 9158042070
7499630760

اسرجن میں غیر قانونی ریت کی کھدائی؛ 2 انجن، 5 کشتیاں نذر آتش

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) گوداوری ندی کے پاتالہن علاقہ میں خفیہ طریقے سے مسلسل غیر قانونی طور پر ریت کی چوری اور نکاسی کی جارہی تھی۔ اسرجن علاقے میں یہ سرگرمی زوروں پر چل رہی تھی۔ ناندیڑ تحصیل دفتر کی پرخلوص کارروائی میں ہفتے کے روز 6 بڑی مشینوں سے غیر قانونی ریت نکالنے والے 2 انجن اور 5 کشتیاں ضبط کر کے موقع پر ہی نذر آتش کر دی گئیں۔ محکمہ مال کی جانب سے گوداوری کے پاتالہن علاقے میں غیر قانونی ریت نکالنے کی پکی معلومات ملنے پر فوری کارروائی کی گئی۔ تحصیلدار راہول کاڈے کی قیادت میں نائب تحصیلدار رناتک اور ان کی ٹیم نے ایک بڑی مہم کے تحت کارروائی انجام دی۔ اس دوران 2 انجن اور 5 کشتیاں موقع پر ہی آگ لگا کر تلف کر دی گئیں تاکہ آئندہ ایسی غیر قانونی سرگرمیوں پر روک لگائی جا سکے۔ کارروائی کے وقت گرام محصول افسر رفیق شیخ، منوج سروے، دلیپ سدھ، کوشال واگھمارے، راجندر شریکھنڈے، کنتیا جادھو سمیت متعدد عملہ موجود تھا۔ محکمہ مال کی جانب سے یہ واضح کیا گیا کہ ریت کی غیر قانونی نکاسی ماحولیات کے لیے خطرناک ہے اور حکومتی نقصان کا سبب بنتی ہے، اس لیے ایسے معاملات میں سخت ایکشن لیا جائے گا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق آج اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔